بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رب العالمین

یا رحمۃ اللعلمین

شب کو اسی سے چاندنی دن کو اسی سے روشنی
سچ تو ہے رخِ یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

کعبۃ العشاق ماند ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

میرے لجپال

میرے پیر و مرشد

پیر سیال پیر سیال

کعبۃ العشاق

قمر الاقمار

شیخ الکاملین حضرت خواجہ
محمد قمر الدین سیالوی
نور اللہ مرقدہ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

ادارہ نجم الھدیٰ جامع مسجد عمرؓ

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون: 0300 6661755

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتاب	:	میرے لجپال
تحریر	:	حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی
		(ایم۔اے اسلامیات)
محرک	:	عقیدت و محبت
فرمائش	:	احباب
پروف ریڈنگ	:	حافظ محمد اسماعیل خان
صفحات	:	32
کمپوزنگ	:	محمد اشفاق
ناشر	:	ادارہ نجم الھدیٰ
ہدیہ	:	10 روپے

ایصال ثواب

☆ والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ مصنف کتاب ھذا
☆ برادران لاء محافظ وطن حوالدار ایاز خان
☆ جمیع مومنین مومنات مسلمین مسلمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان الٰہی

انا العلیم و یحب العالم

میں علیم ہوں اور اہل علم سے محبت کرتا ہوں

فرمان رسول ﷺ

النظر الی العالم عبادۃ

عالم دین کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے

(زمان)

انتساب

نہایت ہی محبت سے

ان کے نام.............

جو تصور میں ہر وقت میرے سامنے رہتے ہیں

دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
رات کو اکثر تو ہی خوابوں میں نظر آتا ہے
صرف اک بار ہی دیکھا تھا نظر بھر کے انہیں
زندگی بھر میرے آنکھوں کا اجالا نہ گیا

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

نذر محبت

بہت ہی پیارے بیٹے
حافظ محمد اسماعیل خاں

اور

نعمت رب کریم بصورت بیٹا
صاحبزادہ محمد قمر الزمان خان (چاند)

اور

رحمت رب کریم بصورت بیٹی
فاطمہ بتول حسن کائنات (پری)
کے نام
جن کی محبت میری زندگی کا اثاثہ ہے
اور یہ میری چاہت' شفقت اور محبت کے مستحق ہیں
اے خدا ان نازک سی جانوں کو سدا خوش رکھنا
یہ نازک سے پھول ہیں انہیں دکھوں سے دور رکھنا
الٰہی
ان کی پھولوں جیسی حسین زندگی میں کبھی بھول کر بھی خزاں نہ آئے
زمین آسمان پر چاند بن کر چمکیں

آمین

بطفیل زلف محبوب کریم ﷺ

ثمرات صحبت اہل محبت

نحمدہ ونصلی علی ونسلم علی رسولہ الکریم
امابعد
فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یاایھاالذین امنو اتقواللہ وکونو مع الصادقین
اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ کریم و محبوب کریم ﷺ
کے ساتھ سچی محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرو

محترم قارئین کرام! اعمال صالحہ کے ثمرات کا مشاہدہ صالحین اہل محبت میں کیا جا سکتا ہے۔ ان کی زندگی خیر و برکت سے معمور ہوتی ہے۔ جس طرح ایک لوہا کسی مقناطیس کے پاس پڑا رہے تو اس میں بھی مقناطیسی اثرات آ جاتے ہیں۔ پانی آگ کے قریب رہے تو گرم ہو جاتا ہے۔ کوئلہ کم قیمت اور سیاہ رنگ ہونے کے باوجود آگ کی صحبت میں رہتا ہے تو جلانے کی صلاحیت حاصل کر لیتا ہے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیرے
کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم
و لیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اسی طرح ایک گناہگار اور سیاہ قلب کا حامل انسان کسی باکمال کی صحبت میں چند لمحات بسر کرتا ہے تو اس کا شمار نیکوکاروں کے زمرہ میں ہوتا ہے اور قلب سلیم کی نعمت سے مالامال ہو جاتا ہے۔ ایسے صاحب عظمت انسانوں کو قرآن نے مفلحین، صالحین، اولیاء اللہ، صادقین، حزب اللہ کے عظیم القابات سے نوازا ہے۔

آج مادی اور روحانی ماحول میں آلودگی پائی جاتی ہے۔ ملوں اور فیکٹریوں کے علاقے سے باہر نکل کر انسان سایہ دار درختوں کی لمبی قطاروں اور پھولوں کی کیاریوں کی طرف متوجہ ہو تو سکھ کا سانس آتا ہے۔ صاف شفاف ہوا کے جھونکے فرحت و انبساط کا پیغام سناتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کو مادہ پرستی کی کالک آلودہ کر دے اور شیطان اپنے دامن تذویر میں پھنسانے کے لئے اپنے داؤ استعمال کرنا شروع کر دے تو کسی صاحب دل کی بارگاہ کی حاضری انسان کو صبغۃ اللہ کا مظہر بنا دیتی ہے۔

کیمیا پیدا کن از مشت گلے
بوسہ زن بر آستان کاملے

کامل کی صحبت پر تاثیر ہے

صحبت کی تاثیر کا انحصار صاحب صحبت پر ہے۔ امام الانبیاء ﷺ کی صحبت سے فیض یافتہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ ایک غیر مسلم حاضر خدمت ہوتا ہے۔ قبول اسلام کی نعمت سے مالامال ہونے کے فوراً بعد خالق حقیقی سے جا ملتے ہیں۔ اعمال صالحہ کا موقعہ نہ ملنے کے باوجود چند لمحات کی صحبت کا یہ اثر ہے کہ اولیائے امت ان کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کے لئے بے قرار نظر آتے ہیں۔

☆ حضرت حنظلہ بن الربیع رضی اللہ عنہ روتے ہوئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ آپ نے رونے کا سبب دریافت کیا تو عرض کی حنظلہ منافق ہو گیا ہے کیونکہ جب ہم شاہ خوباں ﷺ کی خدمت میں ہوتے ہیں آپ جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا ہے کہ دوزخ و جنت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جب لوٹ کر گھر آتے ہیں تو اپنی بیویوں اور جائیدادوں میں یوں مشغول ہو جاتے ہیں کہ جنت اور دوزخ یاد ہی نہیں رہتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم میری بھی یہی حالت ہے۔ دونوں رحمت دو جہاں ﷺ کی بارگاہ اقدس میں قصہ عرض کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اگر تم اسی حالت میں ہمیشہ رہو جس میں تم میرے پاس سے اٹھ کر جاتے ہو تو فرشتے تم سے تمہاری مجلسوں میں، تمہارے راستوں میں اور تمہارے بستروں میں تم سے مصافحہ کریں، مگر اے حنظلہ گھڑی کی بات ہوتی ہے۔ (اسد الغابہ ۲۔ ۵۸) یہ گھڑیاں چونکہ بارگاہ نبوی میں اس لئے ان کی بات ہی اور ہوتی ہے۔ یہی گزرے ہوئے لمحات جہاد اکبر ہیں۔ قاضی ثناء اللہ فرماتے ہیں۔

صحبت شیخ میں رہنا جہاد اکبر ہے

اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے۔ اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ نفس کے خلاف جہاد کرنا سب سے بڑا جہاد ہے اور یہ شیخ کامل کی صحبت سے مرید کو حاصل ہوتا ہے۔ کافروں سے جنگ کرنے کے بعد جب صحابہ کرام علیہم الرضوان رحمت دو جہاں ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور برکت صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے اور انوار رسالت کی کچھ کرنوں کا پرتو ان کے دلوں پر پڑا ہوا تھا تو ان کے دل پاک صاف ہو گئے اور نفس کی نفسانیت فنا ہو گئی۔

کافروں سے جنگ کرتے وقت اگرچہ وہ محبوب کبریا ﷺ کے ساتھ تھے لیکن دشمن سے لڑنے کی طرف ان کی کامل توجہ تھی کفار کی مدافعت ہی ان کے پیش نظر تھی دوسری طرف ان کی توجہ ہی نہ تھی یا تھی تو کمزور تھی لیکن جب مدینہ پاک میں پہنچ کر امن کے ساتھ صحبت محبوب ﷺ میں کامل توجہ کے ساتھ حاضر ہوئے تو انوار رسالت سے نور چننے کا زیادہ موقعہ ملا اور علوم ظاہری و باطنی کو حاصل کرنے کی کامل فرصت ملی اور یہی سب سے بڑا جہاد تھا۔ (تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی)

صحبت او ہر خزف را در کند
حکمت او ہر تہی را پر کند
پختہ ساز و صحبتش ہر خام را
تازہ غوغائے دید ایام را

(مثنوی پس چہ باید کرد از اقبال)

اولیائے کاملین کی صحبت کی اثر آفرینی

راحت دو جہاں ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے فیوضات سے بہرہ ور ہونے والے اولیاء کاملین کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ محبوب دو جہاں ﷺ فرماتے ہیں۔ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمتیں دی گئی ہیں تو ان سے قرب حاصل کرو کیونکہ اسے حکمت دی جاتی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح باب فضل الفقراء) یہاں تک کہ حضرت مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جب پیر کی صحبت میسر ہو تو نوافل نہ پڑھو۔ (مقامات مظہری تالیف شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ۔ ۳۳۸)

اوقات ہماں بود کہ با یار بسر رفت
باقی ہمہ بے حاصل و بے خبری بود

وہی لمحات حاصل زندگی ہیں جو ان قدسی صفات حضرات کے قرب میں گزر جائیں۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر مجھے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی صحبت کے دو سال میسر نہ آتے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ آپ سے کسی نے عمر دریافت کی تو فرمایا میری عمر ڈھائی سال ہے۔ وہ اس طرح کہ ڈھائی سال ہوئے مجھے امام جعفر کی صحبت نصیب ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس وقت پیدا ہوا باقی عمر ضائع گئی۔ ایسے ہی نواب مکرم خاں سے عالم گیر

نے عمر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا چار سال وہ عرصہ جو میں نے اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں بسر کیا ہے۔ یہی میری عمر ہے۔ باقی وبال آخرت ہے۔

☆ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نیک لوگوں کی صحبت نیکی کرنے سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بدتر ہے۔ (اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ)

☆ شیخ احمد رفائی فرماتے ہیں۔ اولیاء اللہ کے دامن سے چمٹ جاؤ اولیاء کی محبت اپنے اوپر لازم کرلو۔ ان کا قرب حاصل کرو۔ ان کی وجہ سے تم کو برکت حاصل ہوگی۔

ندانی تا نہ باشی محرم مرد
کہ دلہا زندہ گردو از دم مرد

(ارمغان حجاز)

اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وفی صحبۃ الاخیار والصلحاء شرف عظیم و سعادت عظمیٰ۔ (روح البیان ۲۔۳۸۸) علامہ اقبال فرماتے ہیں۔ ''پیر کی صحبت سے بشرطیکہ وہ پیر دوکاندار نہ ہو مرید اپنے اخلاق سنوار سکتا ہے۔'' (تذکار اقبال از منشی محمد الدین فوق)

صحبت صلحاء کی برکات

اچھے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی عطار سے دوستی رکھے اگر وہ مشک نہ دے گا تو اس کی خوشبو سے محروم بھی نہ رکھے گا اور برے دوست کی مثال دھونکی والے کی سی ہے اگر اس نے تجھے نہ جلایا تو اور بات ہے لیکن دھونکی کا دھواں ضرور پہنچے گا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

(مکاشفۃ القلوب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

تعلق باللہ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تو وہ کہے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا تو رب العالمین ہے۔ تو اللہ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے خبر نہ تھی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ (مسلم)

مغفرت

☆ کچھ فرشتے مجالس ذکر کی تلاش میں زمین کا چکر لگاتے ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں پیش ہو کر مجلس ذکر کی روداد عرض کرتے ہیں۔ (حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے) بارگاہ ایزدی سے سب کو مغفرت کی نوید مل جاتی ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں ایک آدمی تو ویسے ہی گزرتے ہوئے چند لمحوں کے لئے بیٹھ گیا تو حکم ہوتا ہے یہ وہ قوم ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ یہی فیضان صحبت ہے کہ مجلس میں ارادۃً نہ آنے والا بھی جب صالحین کے قرب میں چند لمحے گزارتا ہے تو رحیم وغفور پروردگار معاف کر دیتا ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں ایسے واقعات نقل کئے ہیں کہ کسی صالح کا جنازہ پڑھنے سے گناہ گار بھی بخشے گئے۔

فراست مومن کا ظہور

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے والد گرامی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ''مجھے درویشوں کی صحبت سے یہ حال نصیب ہوا کہ ہر آدمی کی حالت بتا سکتا ہوں۔ میں نے آپ کی اس صفت کا بار بار مشاہدہ کیا کہ جس آدمی کے متعلق کوئی بات کہہ دی تو اگرچہ اس وقت اس میں موجود نہ تھی لیکن بعد میں ضرور اس میں نمودار ہوتی تھی۔ مبالغہ کر کے فرماتے تھے اگر اندھیری رات میں بھی کسی کو ہاتھ لگا کر دیکھوں تو اس کی حقیقت حال بیان کر دوں''۔ (اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق)

انوار وتجلیات سے استفادہ

☆ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید جس کا نام محمد تھا آپ کے اسرار ورموز سے آگاہ تھا۔ ایک دن جمعہ کی نماز میں وہ حضرت کے پیچھے بیٹھا تھا۔ بے ہوش ہوکر گر پڑا۔ وہ بے ہوشی کی کوئی وجہ نہ بتا سکا۔ حضرت نے بعد میں خود ہی فرمایا۔ ''اس وقت مجھے نماز میں معراج حال تھا اور اس نعمت سے تجھے حصہ مل گیا۔'' معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھنا باعث برکت ہے کیونکہ جب ان پر انوار نازل ہوتے ہیں تو پاس بیٹھنے والوں پر بھی چھینٹے پڑتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے مزارات پر بھی رات دن رحمت حق برستی ہے اور مزارات پر جانے والے اور پاس بیٹھنے والے ان انوار و برکات سے متمتع ہوتے ہیں۔

رفعت درجات

حضرت حبیب عجمی ابتدا میں سود کا کاروبار کرتے تھے۔ جمعہ کے دن کسی راستے سے گزر رہے تھے۔ کھیلتے ہوئے بچے آپ کو دیکھ کر کہنے لگے۔ ہٹ جاؤ حبیب سودخور آرہا ہے اس کے پاؤں کی گرد ہم پر نہ پڑے اور ہم اس کی طرح بد بخت نہ ہو جائیں۔ آپ کے دل پر چوٹ لگی توبہ کے لئے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے واپسی پر اسی راستے سے گزرے جہاں بچے کھیل رہے تھے۔ اب آپ کو دیکھ کر کہنے لگے ہٹ جاؤ کہ حبیب تائب آرہا ہے۔ ہم گنہگاروں کی گرد اگر اس پر پڑ گئی تو اور گناہ گار ہو جائیں گے۔ آپ چند لمحات حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گزارتے ہیں تو لوگ آپ کے لئے سراپا احترام بن جاتے ہیں۔

تبدیلی عادات

☆ بہت سے مشاہیر نے کمال شہرت کے متعلق بیان کیا ہے کہ ان کو یہ دولت کسی ایک یا چند ایسے نیکوکار انسانوں کی صحبت سے نصیب ہوئی جن کی نیکی نے ان میں اثر کیا اور ان کے خوابیدہ جوہر اس کی وجہ سے بیدار ہو گئے۔ (اخلاق اور فلسفۂ اخلاق)

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بادشاہ عراق گرفتار ہوکر آیا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا اگر اسلام قبول کرو گے مملکت عراق تم کو دی جائے گی ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ بادشاہ نے مسلمان ہونے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب پاکر جلاد کو بلایا کہ اس کو قتل کرے۔ یہ بادشاہ نہایت دانا تھا۔ جب سوائے مارے جانے کے چارہ نہ دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ میں پیاسا ہوں اور پانی منگوایئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا پانی لاکر پلاؤ۔ خادم کانچ کے آبخورے میں پانی لایا۔ بادشاہ نے اس آبخورے میں پانی پینے سے انکار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہ ہے مزاج عالی رکھتا ہے اس کے واسطے سونے یا چاندی کے آبخورے میں پانی لاؤ۔ سونے کے آبخورے میں پانی لایا گیا۔ بادشاہ نے پینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میرے واسطے مٹی کے آبخورے میں پانی منگوایئے۔ قصہ مختصر مٹی کے آبخورے میں پانی لایا گیا۔ بادشاہ نے ہاتھ میں لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں جب تک یہ پانی نہ پی لوں مجھے قتل سے امان دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبول کیا۔ بادشاہ نے یہ سنتے ہی آبخورہ زمین پر دے مارا۔ آبخورہ ٹوٹ گیا اور پانی زمین پر گر گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ آپ نے مجھے اس پانی کے پی لینے تک امان دی تھی کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لو آپ مجھے نہ ماریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی اس دانشمندی سے بہت متعجب ہوئے۔ آخر الامر ایک بہت بڑے متقی کو بلایا اور بادشاہ کو ان کے سپرد کیا۔ ان کی صحبت میں چند روز رہنے سے بادشاہ کا مزاج بدل گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ مجھے بلوایئے۔ میں ایمان لانا چاہتا ہوں۔ آپ نے بلایا اور سلام عرض کیا کہ وہ صدق دل سے مسلمان ہوا۔ (فوائد الفواد)

الابذکر اللہ تطمئن القلوب سے سکون واطمینان کی جو کیفیت اہل نظر پر طاری ہوتی ہے ان کی معیت میں رہنے والے بھی اس نعمت سے مالا مال ہو جاتے ہیں۔

اطمینان سکون کا حصول

☆ حضرت علی بن موفق رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے اپنی سواری پر جا رہا تھا کہ میں نے چند لوگوں کو حج کے لئے پیدل جاتے ہوئے دیکھا۔ میں نے سوچا میں بھی ان کے ساتھ پیدل چلوں۔ لہذا میں نے اپنی سواری کو چھوڑ دیا اور ان کے ساتھ پیدل چلنے لگا۔ چلتے چلتے جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی نورانی شکلوں والے ان مسافروں کے پاؤں چاندی جیسے سفید پانی کے ساتھ دھو رہے ہیں اور وہ پانی سونے کے برتنوں' ابخوروں میں تھا۔ انہوں نے سب مسافروں کے پاؤں دھوئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ کسی نے کہا اس کو کیوں چھوڑ دیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو اپنی سواری پر جا رہا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے کہا نہیں' اس نے اپنی سواری ان نیک بندوں کے لئے چھوڑ دی ہے اور یہ بھی اب انہی کے ساتھ سفر میں شریک ہے تو انہوں نے میرے پاؤں بھی اس پانی سے دھو دیئے تو سارے سفر کی تھکاوٹ دور ہو گئی۔ اگر نیک بندوں کے ساتھ چلنے کا یہ اعزاز مل سکتا ہے تو وہ لوگ جنہوں نے ساری زندگی رحمت دو جہاں سرکار دو عالم ﷺ کے ساتھ سفر کیا ہے ان کو کیا کیا اعزازات ملتے ہوں گے۔ (تفسیر از نبی بخش حلوائی)

عالم برزخ اور صحبت صلحاء

موت کے بعد بھی صلحاء کا قرب زندہ اور مردہ انسانوں کے لئے برکات کے حصول کا باعث ہے۔ صحیح بخاری کی کتاب الجنائز کے باب من احب الدفن فی الارض المقدسہ اونحوھا سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد جوار صالحین میں دفن ہونا بھی باعث رحمت و برکت ہے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں۔ انما سال ذلک لفضل من دفن فی الارض المقدسۃ من الانبیآء والصالحین فاستجب مجاورتھم فی الممات کما فی الحیاۃ ولان الناس یقصدون المواضع الفاضلۃ ویزدون قبورھا ویدعون لاطلھا (عمدۃ القاری جز ثامن ۱۶۹)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا اس لئے کی کہ بیت المقدس کو انبیاء و صالحین کے مزارات کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے تو انہوں نے ان کی مجاورت کو پسند فرمایا جیسے زندگی میں صالحین کی مصاحبت پسند ہوتی ہے اس لئے بھی کہ لوگ متبرک مقامات کا قصد کر کے جاتے ہیں اور وہاں کی قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ صالحین کے قرب میں دفن کرنے کے لئے میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل بھی کیا جا سکتا ہے۔ (عون الباری از نواب صدیق حسن بھوپال ۲۔ ۳۳۸)

☆ یہ حکم صرف مکہ' مدینہ اور بیت المقدس کے لئے ہی نہیں بلکہ عام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قرب رسول ﷺ میں دفن ہونے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ انہوں نے جا کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے عرض کی' میں (یعنی حضرت عمر) حضور اکرم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کو اپنے لئے رکھا تھا۔

☆ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فرماتے ہیں۔ اپنے مردوں کو بزرگوں کے پاس دفن کرو کہ ان کی برکت کے سبب ان پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے سبب ان کا جانشین بھی بد بخت نہیں ہوتا۔ لہذا حدیث میں فرمایا۔ ادفنو اموتاکم وسط قوم صالحین اپنے مردوں کو نیکوں کے درمیان دفن کرو۔ (ملفوظات حصہ دوم)

آگے ایک دلچسپ واقعہ بیان فرمایا جو صالحین کی برکات بعد از وصال کا مظہر ہے۔ ایک جگہ کوئی قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کی وجہ سے کھل گئی ہے دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھیں۔ اب جو دیکھا تو دو اژدھے اس کے بدن سے لپٹے اپنے پھنوں سے اس کا منہ بھنبوڑ رہے ہیں۔ حیران ہوئے۔ کسی صاحب دل سے یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا وہاں بھی یہ اژدھے تھے مگر ایک ولی اللہ کا مزار کا قرب تھا۔ اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت سے بدل گیا تھا۔ وہ اژدھے گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھن گلاب کے پھول اس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کر دو۔

وہیں لے جاکر رکھا پھر وہی گلاب کے پھول۔

☆ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے۔ ''اور یہ صحبت جیسے احیاء کی نافع ہوتی ہے اسی طرح اموات کی بھی جبکہ دونوں کی روح میں مناسبت ہو۔'' (بوادرالنوادر از اشرف علی تھانوی ۸۵)

☆ اگر کسی قبرستان میں اللہ کے محبوب بندے کا مزار بنا دیا جائے تو دیگر اہل قبور کے درجات بلند کر کے انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ ابن عساکر نے ابن دورقی سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا وہ دو حلے پہنے ہوا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آئے اس نے جواب دیا کہ ہمارے قبرستان میں بشر حافی کو دفن کیا گیا ہے۔ اس کی خوشی میں ہر مردہ کو دو دو حلے پہنائے گئے ہیں۔ (شرح الصدور از علامہ سیوطی)

☆ حضرت ابونصر سراج نے فرمایا تھا کہ جو جنازہ میرے مزار کے قریب سے گزارا جائے گا اس کی بخشش ہو جائے گی۔ طوس کے لوگ کچھ دیر میت کو آپ کے مزار کے قریب رکھتے اور پھر اٹھا کر لے جاتے۔ (نحات الانس از عبدالرحمٰن جامی)

☆ خواجہ علاؤالدین عطار نے خواب میں کسی کو فرمایا۔ جو کچھ ہمیں اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے وہ تحریر و تقریر میں نہیں آسکتی۔ سب سے کم درجہ کی عزت یہ ملی ہے کہ مجھے حکم ملا ہے کہ تیری قبر سے چالیس فرسنگ تک جو شخص بھی دفن ہوگا اسے میں تیری شفاعت سے بخش دوں گا۔ (خزینۃ الاصفیاء ۶۸)

فیض صحبت بعد از وصال بھی کسی نہ کسی صورت میں جاری رہتا ہے اور اولیاء کاملین کا مختلف مزارات پر حاضر ہونا اور وہاں چلہ کشی کرنا بھی حصول فیض کے لئے ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن جامی کا یہ شعر مولانا رومی کے مزار پر تحریر ہے جو اس موقف کو واضح کرتا ہے۔

کعبۃ العشاق باشد ایں مقام
ہر کہ ناقص آمد ایں جا شد تمام

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔ ''بلکہ میں تو اس بات کا بھی قائل ہوں کہ کسی صاحب دل کے مزار پر جانے سے صفائے باطن بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

ترستی ہے نگاہ نارسا جس کے نظارے کو
وہ رونق انجمن کی ہے انہی خلوت گزینوں میں

تصور شیخ

شیخ کامل جس سے کسی کی نسبت ہو اگر وہ وصال فرما چکے ہوں یا کسی دور دراز علاقہ میں قیام فرما ہوں تو تصور شیخ بھی صحبت شیخ کا فائدہ دیتا ہے۔ شاہ ولی اللہ تحریر فرماتے ہیں۔ ''جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان بطریق محبت تعظیم خیال کرتا رہے تو اس کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی۔'' (القول الجمیل از شاہ ولی اللہ ۹۷)

''جو صاحب حق اپنے شیخ کی اطاعت کرتے ہوئے ان کے رخ روشن کی نورانیت کو اپنے قلب کے آئینہ میں درخشاں کرے گا تو وہ شیخ کی صفائی باطن کی وجہ سے ان کو خود اپنے اندر پائے گا اور جو فیض و برکات شیخ کو حاصل ہیں وہ اس مرید کو بھی حاصل ہو جائیں گی۔'' (اخبار الاخیار شیخ عبدالحق ۴۹۵)

محترم قارئین کرام! یہ چند صفحات بطور تمہید تھے۔ اب اصل موضوع کی طرف چلتے ہیں۔ آئندہ صفحات پر آپ میرے پیرومرشد رہبر و رہنما کعبۃ العشاق حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات کو ملاحظہ فرمائیں گے۔ جن کی زیارت کا سارا فیض ہے۔ مجھ ناچیز کو حضور غریب نواز کی صحبت میں چند لمحے نصیب ہوئے۔ ان لمحات پر مجھے فخر ہے اور حاصل زندگی تھے وہ خوشگوار لمحات جب ارض سیال شریف میں دن رات حضور شیخ الاسلام والمسلمین کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ (راقم الحروف)

ولادت

شیخ الملت والدین حضرت شیخ الاسلام الحاج حافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت کے متعلق خود آپ نے بیان فرمایا۔ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ سرگودھا شہر۔ آپ کے مکان پر آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کی تاریخ پیدائش کیا ہے تو فرمایا گرمی کا موسم تھا۔۱۹۰۴ء (بمطابق ماہ اگست) ماہ جمادی الاول کا شاید پہلا ہفتہ (تحقیق یہ ہے کہ ۲۴ جمادی الاول کی تاریخ تھی) موفق ۱۳۲۴ھ میرے حضرت صاحب یعنی آپ کے والد خواجہ ضیاء الدین صاحب تونسہ شریف میں حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی کریم رحمتہ اللہ علیہ کے عرس پر تشریف لے گئے اور وہاں تونسہ شریف ہی میں انہیں مبارکباد پیش کی گئی۔ جب آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا میرے بچے کا پنگھوڑا میرے پاس لاؤ آپ نے چادر بھگو کر اوپر رکھی تاکہ گرم لو سے آرام ہو۔

☆ حضور شیخ الاسلام کی خوشخبری حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی پیدائش سے پہلے دی۔ حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے محمد عبداللہ صاحب کی پیدائش ہوئی تو حضرت ثانی نے حضرت خواجہ کریم تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر نام کے متعلق عرض کیا کہ غریب نواز ہم نے لڑکے کا نام قمر الدین رکھا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اس کا نام محمد عبداللہ رکھو قمر الدین نام والا اور ہوگا۔ سبحان اللہ دوسری پشت بعد میں آنے والے سجادہ نشین صاحب کی خوشخبری دی بلکہ خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ کی خوشخبری دی۔

☆ حضور امیر شریعت خواجہ حمید الدین مدظلہ العالی نے بنگلہ شریف میں ایک دن بیان فرمایا کہ ایک دن حضور اعلیٰ غریب نواز خواجہ شمس العارفین رحمتہ اللہ علیہ اپنے شیخ طریقت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور پیر پٹھان نے پیر سیال کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تیری چوتھی پشت میں جو ہوگا وہ بہت باکمال ہوگا اور جو اس کے مرید ہوں گے وہ بہت خوش قسمت ہوں گے۔ حضور شیخ الاسلام حضور اعلیٰ غریب نواز کی چوتھی پشت میں ہیں۔ سبحان اللہ شہباز طریقت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے چوتھی پشت بعد میں آنے والے سجادہ نشین صاحب کی خوشخبری دی ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور شیخ الاسلام کے غلام ہیں۔

جب حضور شیخ الاسلام پیدا ہوئے تو حضرت ثانی غریب نواز نے اپنے اس فرزند رشید کو گود میں لیا اور اس کا نام محمد قمر الدین تجویز فرمایا۔ بچپن سے ہی آپ سے ایسے آثار رونما ہونے لگے جو آپ کی عظیم شخصیت کی غمازی کر رہے تھے۔

☆ ایک دفعہ جب کہ آپ کی عمر اڑھائی تین برس کے قریب تھی گھر میں جو کپڑا ملتا اسے دستار کے طور پر سر پر باندھ لیتے۔ یہاں تک کہ اس ننھے سے سر پر کپڑوں کا انبار لپیٹ لیا کسی نے حضرت ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ کی اس ادائے دلربائی کا تذکرہ کیا محبت کے جذبات میں جوش آ گیا اپنے پوتے کو پاس بلایا تبرکات کا صندوق منگوایا اور جو دستاریں آپ کو اپنے پیر خانہ سے عطا ہوئی تھیں یا حضرت شمس العارفین کے جو عمامے بطور تبرک محفوظ تھے سب کو نکالا اور اپنے دست مبارک سے اس نونہال کے سر پر باندھ دیئے جب یہ معصوم اپنے اسلاف گرامی کے ان عماموں کو زیب سر کر کے اپنے دادا جان کی گود میں بیٹھا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ جدامجد کی مسرتوں کا کیا عالم ہوگا۔ انہوں نے کن کن پاکیزہ دعاؤں سے سرفراز فرمایا ہوگا اور مستقبل کی کون کون سی جھلکیاں دیکھی ہوں گی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ حضور شیخ الاسلام مادرزاد ولی تھے اس لئے آپ کے جدامجد حضرت ثانی غریب نواز نے جب دیکھا کہ اس معصوم بچے میں آثار ولایت اور صلاحیت خلافت پائی جاتی ہے تو آپ کے جدامجد نے آپ کو بچپن ہی میں خلافت عطا فرمائی۔

جب آپ کی عمر مبارک بمشکل تین چار سال کے قریب تھی کہ حضرت ثانی لاثانی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا اب اس شہباز کی تربیت کی ذمہ داری حضرت خواجہ ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ نے سنبھالی۔ جنہیں طریق شہبازی سکھانے کا خداداد ملکہ بخشا گیا تھا جس روز آپ کی عمر چار سال چار ماہ دس دن ہوئی تو حافظ کریم بخش صاحب کے پاس قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے آپ کو بٹھایا گیا آپ نے نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا اس کے بعد جید اساتذہ نے آپ کو فارسی اور صرف اور نحو کی ابتدائی کتابیں بڑے شوق اور محبت سے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں پڑھائیں اور اس جوہر قابل نے اپنے اساتذہ کے فیض کو بے حد شوق اور محبت سے قبول کیا آپ ابھی کنز الدقائق پڑھا کرتے تھے اور بالکل کمسن تھے اس دوران آپ نے (فقہ کی کتاب) کنز کے ایک مشکل مقام کی تشریح عربی زبان میں لکھی جس کو دیکھ کر بڑے بڑے فضلاء دنگ رہ گئے

اس تحریر نے حضرت ضیاء الملت کو آپ کی تعلیم وتربیت کی اہمیت کا مزید احساس دلا دیا چنانچہ برصغیر ہند میں خیر آبادی خوانوادہ علم وحکمت کے فقید المثال عالم حضرت مولانا معین الدین اجمیری پر نگاہ انتخاب پڑی وہ اس وقت مدرسہ عثمانیہ دارالخیر اجمیر میں صدر مدرس تھے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے لئے حضرت ثالث غریب نواز نے اپنے فرزند ارشد کو حصول تعلیم کے لئے مولانا کی خدمت میں اجمیر شریف روانہ کیا۔ اجمیر شریف میں حضرت مولانا معین الدین اجمیری سے فنون عالیہ معقولات ریاضی اور علم حدیث میں خاص طور پر اکتساب فیض کیا پھر حضرت کا شوق فرواں مولانا کو کشاں کشاں اجمیر سے سیال شریف لے آیا اور آپ ان سے اکتساب علم کرنے لگے۔ مولانا اجمیری کے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد حسین صاحب بھی آپ کی تدریس کے لئے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف میں عرصہ دراز تک تشریف فرما رہے۔ حضرت مولانا محمد دین صاحب بدھوی سے بھی آپ نے منطق اور فلسفہ کی کتابیں پڑھیں۔

آپ نے علوم معقول ومنقول کی تکمیل ان اساتذہ علم ودانش سے کی اور دورہ حدیث پاک بھی حضرت مولانا اجمیری کے حلقہ درس میں شامل ہو کر کیا آپ نے سند حدیث انہیں عطا فرمائی اور مولانا اجمیری سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۳۵۶ھ میں فریضہ حج ادا کیا اور اسی دوران قاضی اندس ابوبکر بنانی اور شیخ الشیوخ عمر وحمدان شیخ الحدیث مدرسہ صوتیہ مکہ مکرمہ سے استفادہ کر کے امتیازی سندات حاصل کیں۔

آپ کی روحانی تربیت آپ کے والد مکرم کے ہاتھوں سے ہوئی جو اس وقت کے مشہور ومعروف ولی کامل اور مجاہد اعظم تھے۔ آپ کے والد خواجہ محمد ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مجاہدانہ کارناموں کی تفصیل بہت طویل ہے۔ انگریز دشمنی میں حضرت ثالث کا کوئی جواب نہ تھا۔ آپ کے والد صاحب نے تمام زندگی انگریز کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ انگریز آپ کے والد صاحب کو کسی لالچ سے بھی خرید نہ سکا۔ حضرت ثالث رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو صرف علم کتابی کا ماہر ہی نہیں بنایا بلکہ ایک مجاہد کی زندگی کے انداز بھی سکھائے۔ آپ کو شاہسواری بندوق کی نشانہ بازی اور شمشیر زنی کی تعلیم بھی دلائی آپ اپنے والد رحمتہ اللہ علیہ کی نگرانی میں سلوک کے امور میں فیض یاب ہوتے رہے۔

۱۹۲۹ء میں جب آپ کے والد گرامی اس دارفانی سے رحلت فرما گئے تو ان کی جانشینی کا شرف آپ کے حصہ میں آیا۔ آپ کی عمر اس وقت چوبیس سال کی تھی۔ اس نوعمری میں آستانہ عالیہ کے مریدین اور عقیدت مندوں کی دلجوئی اور غمگساری بڑا مشکل مرحلہ تھا لیکن آپ کی جوانمردی اور اولوالعزمی نے یہ مشکلات آسان کر دیں آپ ایک اعلیٰ پائے کے عالم باعمل صاحب لسان مبلغ اور جواں سال زاہد تھے۔ عبادت وریاضت میں کمال درجہ استغراقی اور محویت حیران کن تھا اور اوراد ووظائف کے حد درجہ پابند تھے۔ بہت ہی خوش اخلاق اور مجسمہ عجز وانکسار تھے۔ ہادی برحق حضور اکرم ﷺ کا کمال عشق آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ آپ کے عشق مصطفیٰ ﷺ پر ایک واقعہ حضور امیر شریعت خواجہ محمد حمید الدین صاحب مدظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ آپ جب آخری دفعہ حج بیت اللہ شریف اور زیارت گنبد حضریٰ مبارک کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے تو آپ نے اپنا کفن مدینہ شریف کی گلی میں بچھا دیا تاکہ اس خاک شفا کی برکات سے عالم برزخ میں بھی مستفید ہوتے رہیں۔ یہ امر آپ کی رسول کریم ﷺ کے ساتھ عقیدت اور محبت کا مظہر ہے۔ آپ کا انداز بیان نہایت دلنشیں اور پرتاثیر تھا محفل کے مزاج کے عین مطابق لطائف علمی بحثیں اور پندونصائح ارشاد فرماتے محفل کو کبھی بھی بے رونق نہ ہونے دیتے فنون عقلیہ ونقلیہ پر مکمل عبور تھا ہر فن مولیٰ تھے آپ کو جب کوئی طالب علم ملتا تو وہ جو فن پڑھ رہا ہوتا اسی فن کا سوال کر دیتے۔

مناظرہ کے میدان میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا آپ نے عیسائیوں کے ساتھ کئی مواقع پر مناظرے کئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے اطلاع ملی کہ سلانوالی کے علاقہ میں پادری براؤن نے قیامت برپا کر رکھی ہے اس نے ایک کیمپ قائم کر رکھا ہے وہاں سے ہر روز آ کر بازار اور سڑکوں پر اپنا اسٹیج لگاتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے اسلام پر بے سروپا اعتراضات کی بوچھاڑ کرتا ہے۔ سلانوالی سیال شریف سے تقریباً بارہ چودہ کوس کے فاصلہ پر ہے اسی وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر آپ سیال شریف سے روانہ ہوئے جہاں اس نے کیمپ لگایا ہوا تھا وہاں جا پہنچے اس کو مناظرہ کا چیلنج دیا جو اس نے قبول کر لیا آپ نے پہلی تقریر میں ہی بائیبل کی تعریف کے موضوع پر مدلل تقریر کی بائیبل سے حوالہ جات کا انبار لگا دیا پادری براؤن کو اپنے علم پر بڑا گھمنڈ تھا لیکن آپ کی مدلل تقریر سے اس کے حواس باختہ ہو گئے اس نے بائیبل کو زمین پر پھینک دیا اور یہ کہتا ہوا میدان مناظرہ سے بھاگ گیا کہ واقعی ہماری کتابیں کھراب (خراب) ہو گئی ہیں اس طرح آپ کی ایک مجاہدانہ ضرب سے

اس سامری کا سارا طلسم ٹوٹ گیا۔

عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کے بہت سے واقعات ہیں۔اسی طرح آپ نے خارجیوں سے کئی مواقع پر مناظرے کیئے جن کی تفصیل بہت طویل ہے اور آپ نے ہمیشہ اپنے مدمقابل کو شکست دی۔آپ کی گفتگو ہمیشہ مدلل اور محققانہ ہوتی تھی اور اس بارے میں متعلقہ حوالوں کا پوری تفصیل سے ذکر کرتے تھے۔

تحریک پاکستان

تحریک پاکستان اور تعمیر پاکستان میں آپ کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔۱۹۴۶ء میں آپ کے علاقہ میں خضر حیات ٹوانہ کا بڑا زور تھا جو کہ مسلم لیگ کے سخت خلاف تھا۔آپ نے باوجود سرکاری غنڈہ گردی اور مقامی جاگیرداروں کے زور کے مسلم لیگ کی بھرپور حمایت کی سرگودھا میں مسلم لیگ کا بہت بڑا جلسہ کیا اور قریہ قریہ آپ کے کارکنوں نے تحریک پاکستان کے جھنڈے لہرائے اسی طرح صوبہ سرحد کے ریفرنڈم میں آپ کی مساعی بڑی موثر رہی۔پیر صاحب مانکی شریف اور پیر صاحب زکوڑی شریف آپ کے ہر مرحلہ میں ساتھ رہے۔آل انڈیا بنارس سنی کانفرنس آپ کی ہی کوششوں سے کامیاب ہوئی۔جس میں مشائخ کرام نے اپنی طرف سے مسلم لیگ کے موقف کی بھرپور حمایت کی یہ کانفرنس نظریہ پاکستان کی ترویج واشاعت میں سنگ میل ثابت ہوئی۔قیام پاکستان کے بعد آپ نے جہاد کشمیر کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔قبائلی علاقوں سے آپ نے ہزاروں کا اسلحہ خرید کر مجاہدین میں تقسیم کیا اور اپنے مریدین کو جہاد کشمیر پر روانہ کیا۔

تحریک ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ کی خدمات بڑی ناقابل فراموش ہیں۔۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں آپ نے گھر کے جملہ زیورات بیچ کر مجاہدین کی امداد کے لئے دفاعی فنڈ میں جمع کرادیئے۔۱۹۷۰ء میں جب علیحدگی پسند عناصر اور کیمونسٹ طبقہ کی سازشیں زور پکڑ گئیں تو آپ نے علماء کرام اور مشائخ عظام کو میدان عمل میں لا کر اسلام دشمن عناصر کے مقابلہ میں سدراہ کھڑی کی متعدد جگہوں پر کانفرنسیں کیں۔دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمیعت العلماء پاکستان کی جو کانفرنس ہوئی اس میں آپ کو جمیعت کا صدر منتخب کر لیا گیا۔آپ نے جمیعت علماء پاکستان کو از سرنو منظم کیا اور اس کے پھریرے کے سائے میں ایک دفعہ پھر سواد اعظم پر مشتمل جانثاروں کی فوج منظم کردی۔جس کے نتیجے میں سندھ اور پنجاب سے ... دشمن عناصر کو عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ضلع جھنگ میں آپ کی ہی کوششوں سے جاگیرداروں اور موروثی لیڈروں کے مقابلہ میں انتہائی متوسط قیادت بھرپور طریقے سے ابھری۔اس کامیابی نے پورے ملک کو ہی نہیں بلکہ عالمی سیاسی مبصرین کو بھی محو حیرت میں ڈال دیا۔ضلع جھنگ کی تمام نشستیں جمیعت نے حاصل کیں۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے انتھک محنت کی۔امت مسلمہ کے منتشر گروہوں میں تعاون و یکجہتی کو فروغ دیا اور منظم جدوجہد ایسے بھرپور طریقے سے کی کہ قادیانیوں کی سرپرست حکومت کو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینا ہی پڑا۔حضور غریب نواز کو مارشل لاء کے آخری دنوں میں اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر بنایا گیا۔اسلامی نظام کی راہ میں حائل مشکلات کو ختم کرنے میں آپ نے بڑی نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم ہمیشہ آپ کی خدمات کو سراہتے اور زبردست خراج عقیدت پیش کرتے۔آپ نے تین سال تک کام کیا اور اس دوران کسی قسم کا کوئی سفر خرچ وغیرہ قبول نہ کیا۔

باغیرت باکردار

سلطنت برطانیہ کے تاجداروں کو یہ بات روز روشن کی طرح معلوم تھی کہ تحریک آزادی کا ایک اہم ترین مرکز سیال شریف بھی ہے۔چنانچہ اس سلطنت کے ارباب بست وکشاد آزادی کے اس مرکز کی ہمدردیاں حاصل کرنا چاہتے تھے۔ایسا کرنے کے لئے فرنگی بابا نے شاطرانہ چال چلی اور حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو ہز ہائی نیس (تقدس مآب) کا خطاب دینے کا فیصلہ کیا۔یہ اعزاز اس زمانے میں بہت بڑا مذہبی اعزاز سمجھا جاتا تھا۔اس خطاب کی عطا کا پروانہ جب حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس پروانے کو پرزے پرزے کر کے نذر آتش کر دیا اور فرمایا"حضور نبی کریم ﷺ کی غلامی اور پیر پٹھان حضرت خواجہ سلیمان

تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے وابستگی میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے' اس کے ہوتے ہوئے دنیا کا ہر اعزاز میری نظر میں بے وقعت' بے معنی اور کمتر ہے۔'' یہ تھے حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ جن کی علمی' تعلیمی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ کو شیخ الاسلام کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ طبقہ علماء میں متبحر اور ممتاز عالم شمار کئے جاتے تھے اور زمرہ مشائخ میں جان محفل ہوا کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد کے صحیح جانشین' اوصاف مشائخ چشت کے جامع اور حد درجہ زیرک انسان تھے۔ آپ شریعت وطریقت کے نیر تاباں تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت خواجہ ضیاء الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے جب وصال فرمایا تو آپ نے آستانہ عالیہ سیال شریف کی مسند سجادگی کو رونق بخشی اور پیر سیال کی جانشینی کا حق ادا کیا۔

☆ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ نے ہزاروں گم کردہ راہوں کو اپنی روحانی توجہ کی بدولت راہ راست سے ہمکنار کیا' حرماں نصیبوں کو سکون و طمانیت کی دولت عطا کی' ان گنت نفوس آپ کے انفاس طیبہ کی وجہ سے اللہ کریم اور محبوب کریم ﷺ کی محبت کے انوار سے جگمگا اٹھے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کے ایمان اور خوش عقیدگی کے تحفظ کی خاطر فرق باطلہ کی تردید میں سینہ سپر رہے۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کو عیسائیت کے علوم پر بھی دسترس تھی' آپ نے اپنے زور علم واستدلال سے عیسائیوں کے ساتھ مباحثے اور مناظرے کئے جس میں بڑے بڑے عیسائی زعماء وعلماء کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی۔

آج بڑی بڑی گدیاں' ان کے خانوادے اور پیران خرقہ پوش موجود ہیں اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ نے اپنے خصوصی فضل وکرم فرماتے ہوئے ان کے دلوں کو فقر و درویشی کی لذت سے نواز رکھا ہے' اکثر و بیشتر اپنے آباؤ اجداد کی خانقاہیں چھوڑ کر حکومت کے ایوانوں میں منڈلاتے نظر آتے ہیں۔ وطن' دین یا شریعت پر قربانی کا معاملہ درپیش ہو تو کتنے ہیں جو اپنے گھر کا اثاثہ فی سبیل اللہ لٹا سکتے ہیں؟ لیکن حضور شیخ الاسلام رحمتہ اللہ علیہ فی الحقیقت مجاہدانہ اور ایثار کیش تصوف کے قائل تھے انہوں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت کے مطابق' ۱۹۶۵ء کی جنگ کے موقع پر اپنی تمام پونجی ''دفاعی فنڈ'' میں جمع کروادی۔ آپ کے ایثار و قربانی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے اہل خانہ کے زیورات بھی ملک پر قربان کر دیئے اور اپنے احباب کو قنوت نازلہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

☆ حضرت صاحبزادہ فیض الحسن شاہ آلومہاروی'' فرماتے ہیں۔ ''۱۹۷۰ء کے انتخابات کا ذکر ہے ایک سرمایہ دار اور جاگیردار شخص ''جمعیت علماء پاکستان'' کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کا خواہش مند تھا اس وقت کی جمعیت علمائے پاکستان پر چونکہ آپ کا اثر و رسوخ تھا اس لئے اپنی تمنا کی تکمیل کے لئے وہ حضرت سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی خواہش سنی تو فرمایا'' یہ نشست تو ہم نے ایک مستحق عالم دین کو دے دی ہے تاکہ وہ انتخاب لڑ کر کامیاب ہو جائے اور دین کی خدمت کرے'' یہ سن کر جاگیردار بہت مایوس ہوا اور بے نیل مرام واپس چلا گیا۔ اس بات کے کچھ روز بعد وہ تین لاکھ روپے کی خطیر رقم کا چیک لے کر حضرت خواجہ سیالوی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ ''حضرت یہ رقم اس ناچیز سے قبول کر لیجئے تاکہ لنگر کے خرچے میں کام آئے۔ حضرت سمجھ گئے کہ اس دنیا دار کا اصل مقصد کیا ہے؟ سرمایہ دار کی اس حرکت پر آپ کو اتنا طیش آیا کہ غضب ناک ہو کر فرمایا ''اے دولت مند انسان اپنی دولت لے جا اور یہ ہڈی کسی دنیا کے کتے کے آگے ڈال دینا۔'' ہاں یہ ہے شان فقر و استغناء کہ ''منعم کو گدا کے ڈر سے بخشش کا نہ تھا یارا'' حالانکہ نیاز مند سائل کسی حرام خواہش کی تکمیل کے درپے نہیں تھا۔ الیکشن لڑنا یا لنگر میں اپنا حصہ ڈالنا معیوب نہیں' مگر جہاں دینی تشخص اور غیرت و حمیت کا معاملہ ہو' عام حالات میں جائز چیز بھی اللہ والوں کو ناپسند لگتی ہے۔ لیکن اس وقت (الا ماشاء اللہ) ایسے حضرات بکثرت موجود ہیں جو قطعاً حرام مال و دولت کو یہ جانتے ہوئے کہ یہ حرام ہے ''ایک عقیدت مند کا نذرانہ'' سمجھ کر نہ صرف حلال بلکہ اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہوئے سمیٹ لیتے ہیں۔

آج اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں عالمی سوچ' اسلام کی نظام تعلیم و تربیت اور حقیقی خانقاہی نظام کی بحالی کا تقاضا ہے کہ ہمارے ملک کے تمام روحانی خانوادے عظمت کے ان میناروں کو نشان منزل بناتے ہوئے میدان عمل میں اتر آئیں۔ پاکستان کی تاسیس و تعمیر میں ان بزرگوں نے جن مقاصد کو سامنے رکھ کر اپنا خون پسینہ ایک کیا' بستی بستی' شہر شہر پھرتے رہے' کیا ہم نے وہ منزل حاصل کر لی ہے؟ اگر ایسا ہے تو ان کی اولادیں حکومت کے ساتھ مل کر اپنا مثبت رول ادا کر سکتی ہیں ورنہ محض اقتدار کی دوڑ میں ان پاک طینت اسلاف کی بدنامی مول لے کر دنیا و آخرت میں عبرتناک انجام سے ڈرنا چاہیے۔

خلاصہ کلام

محترم قارئین کرام۔ برصغیر پاک وہند میں دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ کا سہرا صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کے سر ہے'ان صوفیاء شریعت وطریقت نے ہندوستان کے ظلمت کدے میں اپنے نفوس قدسیہ سے ہدایت کے چراغ روشن کئے اور ایمان وایقان اور معرفت و آگہی کے انوار سے اس سرزمین کفر وضلالت کو مطلع انوار بنادیا اور لاکھوں دلوں میں عشق الٰہی اور محبت رسول ﷺ کی جوت جگادی۔

اس سرزمین پاک وہند میں اسلام کی اشاعت کے ضمن میں سلسلہ عالیہ چشتیہ کا نام سرفہرست ہے'اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے دور زوال میں چشتیہ خانقاہوں نے برصغیر کے طول وعرض میں بڑی مجاہدانہ سرفروشی سے احیاء اسلام کا فریضہ انجام دیا' آستانہ عالیہ سیال شریف ضلع سرگودھا (پنجاب) کا شمار انہی عظیم المرتبت چشتی خانقاہوں میں ہوتا ہے جن کی دینی وملی اور علمی وتبلیغی خدمات کا تذکرہ کئے بغیر برصغیر پاک وہند کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی' حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قمر الاقمار خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ اسی خانقاہ عالیہ کے چوتھے سجادہ نشین تھے۔

☆ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ تمام عقلی ونقلی علوم میں عبور رکھتے تھے' دور طالب علمی میں آپ کے استاد مولانا معین الدین اجمیری آپ کو آیتہ من آیات اللہ (اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی) فرماتے تھے۔

☆ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز حسب ونسب کی رو سے بھی عظیم ترشخصیت کے مالک تھے اور علم وفضل کے لحاظ سے بھی' لیکن اس کے باوجود سراپا تواضع اور انکسار تھے اور کسی طرح آپ سے تفوق وبرتری اور بڑائی کا اظہار قصداً اور بالا ارادہ تو کجا غیر ارادی طور پر بھی دیکھنے میں نہیں آیا۔

اگر تقریر وتحریر کے لحاظ سے ملک وملت کی خدمت کی ضرورت پڑی تو آپ اس میں پیش پیش دکھائی دیئے اور مالی وجانی قربانی دینے کا وقت آیا تو بھی صف اول میں نظر آئے' کئی کئی روز وشب مسلسل اس طرح گزر جاتے کہ آرام وسکون کا خیال تک ہی نہ آتا بلکہ خور دونوش کی طرف بھی التفات نہیں ہوتا تھا۔ بظاہر امیری شان تھی لیکن درحقیقت ایک درویش بلکہ درویشوں کے بھی خادم تھے۔ جہاں تشریف لے جاتے مریدین اور متعلقین کی بڑی بڑی کوٹھیوں اور بنگلوں کو چھوڑ کر مدارس میں جاکر طالب علموں کے ساتھ آرام فرماتے اور ان کی ضروریات معلوم کرکے مقدور بھر امداد فرماتے تھے۔ خدمت گزار بڑے سے بڑا نقصان بھی کر بیٹھتے تو ان پر ناراضگی اور غیظ و غضب کا اظہار نہ فرماتے اور اگر بشریت کے تقاضا کے تحت ناراضگی کا اظہار ہو جاتا تو پھر اس انداز میں تلافی فرماتے کہ خدمت پر آقائی کو رشک آنے لگتا تھا۔

علم ظاہر کے لحاظ سے دیکھو تو ہر قسم کے درسی اور غیر درسی علوم پر کامل دسترس۔ فنون حرب وضرب کے لحاظ سے دیکھو تو ہمہ پہلو تجربہ اور مہارت تامہ رکھنے والے مجاہد۔ تیراندازی سے لے کر آتشیں اسلحہ کے استعمال میں اپنی نظیر آپ تھے۔ فن خطابت میں سحر انگیز تاثیر اور قوت مواخذہ کے مالک تھے۔ زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت دیکھو تو ایک نرالی شان کے مالک اور دیکھنے والا اس محویت و استغراق اور شان استغناء کو دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوتا تھا کہ قرون اولیٰ نے اپنے باقیات صالحات کو اس دور کے لئے بطور ہدیہ وتحفہ بلکہ بطور نمونہ بھیجا ہے۔ الغرض آپ متنوع خوبیوں اور بے شمار خصوصیات کے مالک اور موصوف کامل تھے' بالخصوص علم وفقر کے مقام اتصال اور شریعت وطریقت کے مجمع البحرین تھے بلکہ جہاں کمالات اور ایک شخص کے لباس میں ایک قوم اور امت تھے' اسی لئے تو کہا گیا ہے۔

ولیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہ العزیز تقریباً پون صدی تک آسمان زیست پر چودھویں کا چاند بن کر چمکتے دمکتے رہے' نور افشانیاں کرتے رہے اور ہر قسم کی تاریکیوں کو شکست پر شکست دیتے رہے' ملک میں جب بھی کوئی دینی' مذہبی یا قومی وملی تحریک اٹھی تو حق کی سربلندی کے لئے نہ صرف زبان وقلم بلکہ سیف وسنان کے ساتھ میدان میں اترے' تحریک پاکستان میں انگریزوں نے آپ کے سرفروشانہ جذبے کو دیکھ کر ہر قسم کے لالچ دیئے' پھر دھمکیاں دیں' گرفتار کیا' جائیداد ضبط کی لیکن پاکستان کی تحریک وتعمیر کا جذبہ پہلے سے زیادہ جوش وخروش سے بڑھتا چلا گیا۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کو اللہ تعالیٰ نے فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہونے والے تمام اوصاف سے آراستہ فرمایا تھا۔ غیرت ایمانی انہیں ہر وقت فتنوں کے خلاف تیار رکھتی تھی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو آپ فوراً میدان جہاد میں اتر آئے اور اس تحریک کے احتجاجی جلوسوں اور جلسوں کی قیادت فرمائی۔ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران آپ نے اپنے حرم کی مستورات کے تمام

زیورات مجاہدین کی امداد کے لئے چندہ میں دے دیئے اور شب و روز مریدوں کو جہاد میں حصہ لینے کی تاکید فرماتے رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفیٰ کے لئے آپ نے عظیم خدمات سرانجام دیں' ۱۹۷۷ء میں مارشل لاء حکومت کے قیام کے بعد پاکستانی معاشرے کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے آپ نے اسلامی نظریاتی کونسل کی رکنیت قبول فرمائی اور کونسل کے مختلف اجلاسوں میں اہم امور پر قیمتی مشورے دیئے۔ لیکن نظریاتی کونسل سے اپنی آمدورفت کا کبھی کوئی خرچ یا تنخواہ وصول نہ کی۔ اسلامی نظام سے آپ کے پرخلوص تعلق اور وابستگی کی یہ ایک ادنیٰ مثال ہے۔

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے وطن عزیز میں مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور نوجوان نسل میں دینی غیرت' ملی جذبہ اور ایمانی حمیت پیدا کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا' آپ کی دینی' علمی اور قومی وملی خدمات ہمیشہ درخشندہ تابندہ رہیں گی۔

ہمارے عظیم اسلاف اور پہلی صدیوں کے بزرگان دین کے جو حالات پڑھنے سننے میں آتے ہیں' میں نے سیدی و مرشدی شیخ الاسلام و المسلمین قدس سرہ کی پاکیزہ سیرت میں ان سے کچھ کم نہیں پائے' وہی شریعت و طریقت کے دقیق نکتے' وہی اسرار معرفت و حقیقت' وہی سلوک و عرفان' وہی پند و موعظت' وہی حقائق و معارف الٰہیہ اور وہی قرآن و حدیث کے مطالب و معانی جو ہمارے اکابر اسلاف کی محفلوں کا زیور تھے' حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کی زبان حقیقت بیان پر برجستہ و بے ساختہ رواں رہتے تھے' آپ کی پاکیزہ زندگی کا ہر پہلو چودھویں کی چاند سے زیادہ روشن ہے' شاہراہ حیات پر آپ کا ہر نقش قدم سالکان راہ محبت و وفا کے لئے خضر راہ ہے' اس میں سمندر کی طرح گہرائی بھی ہے اور کائنات جیسی وسعت بھی' اس میں جمال بھی ہے اور جلال بھی' دور حاضر سراسر مادیت پرستی کا دور ہے' ملت اسلامیہ کو اس گڑھے میں غرق ہونے سے بچانے کا واحد اور موثر طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنی ملت کے سامنے ان پاکیزہ ہستیوں کی تعلیمات کا مرقع پیش کریں جو للہیت' عزم' اخلاص' قناعت' صبر و استقامت' استغناء' بلند حوصلگی' شجاعت' سخاوت اور محبت و ہمدردی میں مینارہ نور تھے۔

یہاں یہ حقیقت بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ جب کوئی قوم زوال و انحطاط کا شکار ہو جاتی ہے تو وہ اپنے اسلاف اور بزرگان دین کے کارناموں اور ان کی شخصیتوں کو بھی اپنی ہی ذہنی سطح پر لے آتے ہے' چنانچہ صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کے پیروکار اور انہیں یاد کرنے والے بھی ان کی طرف طرح طرح کے بے حقیقت افسانے منسوب کر کے سمجھتے ہیں کہ ان کا رتبہ بڑھا رہے ہیں اور ان اکابرین کی تعلیمات و افکار اور سیرت و کردار کے اس انمول و قیمتی خزانہ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے جس سے انہوں نے انسانی زندگیوں کو مالا مال کر دیا۔

اسی مقصد کے حصول کے لئے آئندہ صفحات میں عصر حاضر کے درویش خدامست' فقید المثال مرد حق' بحر علوم شریعت و طریقت' سراپائے نور و ضیاء مرشدی و ہادی شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین قدس سرہ العزیز کی تعلیمات و ارشادات اور حکمت و بصیرت کے چند انمول موتی پیش کئے جاتے ہیں جو کسی بھی مرید صادق کے لئے یقیناً بیش قیمت سرمایہ ہیں۔

میرے پیرومرشد کے چند فرمان

☆ فرمایا: عوام کی توحید یہ ہے کہ ہر چیز کا خالق' مالک' رازق اور معطی اللہ تعالیٰ ہے اور اسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ خواص کی توحید یہ ہے کہ ہر چیز جاندار یا بے جان سب میں جمال و جلال اور انوار و اسرار الٰہیہ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور خاص الخواص کی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں' وہی ہے اور بس وہی ہے۔

یہود و نصاری سے امتیاز

☆ فرمایا: اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لا الہ الا اللہ کے ساتھ تسلیم نہ کیا جائے تو ہماری توحید یہود و نصاری جیسی ہوگی اور یہود و نصاری کی توحید سے ہماری توحید کا امتیاز صرف محمد رسول اللہ سے ہے۔

اللہ ہی سب سے بڑا ہے

☆ فرمایا: کائنات میں جو چیز جس صفت کے ساتھ بھی اعلیٰ اور اتم طور پر موصوف ہو' ذات الٰہی اس چیز سے اکبر ہے' تمام کائنات مخلوق ہے اور مخلوق کی صفات بھی مخلوق ہیں اور اللہ تعالیٰ خالق ہے' اس کی صفات سے مخلوق کو کیا نسبت ہو سکتی ہے۔

☆ فرمایا: اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین ہے۔ اسی ذات اقدس کے سامنے مخلوق کا سر تسلیم خم ہے' چاہے کسی کو ابدی دوزخی بنا دے' چاہے تو ابدی جنتی' اگر چاہے تو پیمبر زادے کو دوزخ میں ڈال دے۔ اس ذات مقدس کے آگے کسی کو مجال نہیں کہ کسی قسم کی چون و چرا کرے۔

☆ فرمایا: غیب ہو یا مشاہدہ' کل ہو یا جز و سب کا مالک وہی ہے' کسی کو عطا فرما دے تو اس کو حق ہے۔ کسی کو دے دینے سے اس کے علم

میں کمی نہیں آسکتی اور نہ ہی اس کی کسی ذاتی صفت میں کوئی شریک ہوجاتا ہے وہ اپنی ذات وصفات کے لحاظ سے لاشریک ہے۔

☆ فرمایا: اگر کوئی شخص مسئلہ وحدۃ الوجود کی وضاحت کررہا ہو اور اسے پیچھے سے کسی سخت سے سخت چیز کی ضرب لگائی جائے' وہ ضرب کھا کر پیچھے مڑ کر نہ دیکھے یا اوپر سے چٹان گرتی دیکھ کر اپنے جگہ پر اطمینان سے قائم رہے تو یقین جانو کہ ایسا شخص اس مسئلہ سے واقف ہے ورنہ غلط دعویٰ کرتا ہے۔

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا ہر حرف بے شمار برکات کا حامل ہے۔

☆ حضور ﷺ کا اسم گرامی آپ کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص محبوب کبریاء ﷺ کی تعریف واوصاف حمیدہ بیان کرنے کے لئے اس اسم گرامی ہی کو پڑھے تو درحقیقت وہ اس نام نامی کے طفیل اپنے بیان کو مزین کرتا ہے۔

☆ بعض لوگ حضور ﷺ کا اسم گرامی لکھ کر (ؐ) یا صلعم لکھ دیتے ہیں یہ سراسر جہالت اور ثواب سے محرومی ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اسم ذات لکھ کر اس پر (ج) لکھ دینا بھی ناجائز ہے۔

مقام محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فرمایا: شعائر اللہ میں سب سے معظم واعلیٰ ذات محبوب کبریا ﷺ کی ہستی ہے' جس چیز کی نسبت آپ کی ذات اقدس سے ہو اور اس کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے۔

☆ فرمایا: سید الانبیاء ﷺ کے لئے آن واحد میں کئی مقامات پر جلوہ گر ہونا کس طرح محال ہوسکتا ہے۔ ملائکہ کی طاقت بھی بوسیلہ سرور کائنات ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہر عطا حضور ﷺ کی تقسیم سے تمام دنیا کو پہنچتی ہے تو فرشتے بغیر عطاء رسول کس طاقت کے مالک ہوسکتے ہیں۔

فرمایا: اختیارات نبوی اور اوصاف محمدی پر ایمان لانا محبت پر منحصر ہے۔ فرمایا: جب حقیقت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہمارے دماغ سے اور ہمارے ادراک سے بالاتر ہے' ہم اسے سمجھ نہیں سکتے تو پھر کوئی حد' کوئی وصف اور کوئی تعریف، بیان کرنا بھی چاہے تو کیسے کرسکتا ہے۔ بلندی اور فوقیت کی بھی ایک حد ہے لیکن مقام مصطفیٰ ﷺ کی حد نہیں ہے۔

حسن و جمال محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا: آنحضور ﷺ کے ساتھ محبت' عشق اور حسن جتنا زیادہ ہوگا اسی قدر آپ کے تجلیات وانوار حسن و جمال زیادہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال محبوب کبریاء ﷺ کے حسن کا ایک شمعہ و چمکارا تھا جو ظاہری حسن پر مبنی تھا۔

محبت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا: سرکار دو عالم ﷺ کی اطاعت ماسوا عشق ومحبت کے ناممکن ہے۔

☆ محبت رسول ﷺ ایمان کا سبب اولین ہے۔

☆ جب تک آنحضور ﷺ کی محبت نہیں بخدا سب کچھ رائیگاں ہے۔

☆ اگر حضور ﷺ سے محبت ہے تو آپ کے پیاروں سے بھی محبت ہوگی (مزید تفصیل ہماری کتاب خواجہ محمد قمرالدین اور عشق رسول ﷺ میں ملاحظہ فرمائیں)

☆ بھائیو: اگر سرکار دو عالم ﷺ کی ذات سے محبت ہے تو اچھے کام اچھے اور برے کام برے لگتے ہیں اگر خدانخواستہ یہ نصیب نہیں تو نیک کاموں سے نفرت اور برے کاموں کی طرف میلان ہوتا ہے۔

☆ جو شخص سرکار دو جہاں ﷺ کی کسی بھی اعلیٰ صفت کو سن کر خوش ہو اور انبساط کی حالت میں متوجہ ہو تو وہ محبت والی نعمت سے سرشار و مالا مال اور مومن ہے۔

☆ آنحضور ﷺ کی محبت کا نام ایمان ہے' اگر محبت نصیب ہوجائے تو میں کہوں گا کہ دیوبندیت اور بریلویت کے تمام جھگڑے ختم ہوجائیں' محبت نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب مصائب ہیں' اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو حضور ﷺ کی محبت نصیب فرمائے۔

سب سے بڑا اعتقاد

☆ فرمایا: سب سے پہلے اعتقاد ہے۔ اگر اعتقاد خالص صحیح اور درست ہے تو نیک عمل کی جزا ہے ورنہ تمام اعمال رائیگاں ہوں گے' اعتقاد کی مثال سفید کاغذ ہے' اگر کاغذ سفید ہے اور بے داغ ہو تو جو کچھ لکھو درست ہوگا اور اگر کاغذ ہی سیاہ ہو تو اس پر کیا لکھا جائے گا؟ لہٰذا اعتقاد صحیح ہے تو اعمال مقبول ہیں ورنہ نمازیں روزے' حج و زکوٰۃ' صدقات تمام عبادتیں بے کار ہیں اور میں تمہیں بتاؤں سب سے بڑا اعتقاد حضرت محمد ﷺ کی ذات پاک سے محبت ہے۔ اگر محبت نہیں تو جو کچھ کرو' مال لٹا دو' جہاد کرو' قربانیاں دو' حج کرو تو کچھ بھی نہیں' آدمی اگر سوچے اور گہرا خیال کرے تو اسے یقین ہو جاتا ہے کہ سب کچھ محبت ہی ہے۔

آدائے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فرمایا: اگر مسلمان سرکار دو عالم ﷺ کی سنت کی پوری طرح اتباع کریں تو غیر مسلم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

☆ فرمایا: حضور ﷺ کی سنت کے متعلق پہلے بھی اپنے پیر بھائیوں کو کئی بار آگاہ کر چکا ہوں۔ اب بھی تاکید کرتا ہوں کہ سنت نبوی کو ترک نہ کریں خاص کر نماز تہجد ضروری ہے اور یہی قرب الٰہی کا ذریعہ ہے' ایک وہ زمانہ تھا کہ یہاں (آستانہ عالیہ) بوقت تہجد تمام لوگ فرض نمازوں کی طرح اکٹھے ہوتے اور نمازیں پڑھتے تھے' علاوہ ازیں مسواک ضرور استعمال کرو' جھوٹ سے بچنے کے لئے تاکید کرتا ہوں کیونکہ اس کی لعنت جھوٹے پر ہوتی ہے' بھائیوں: جھوٹ انسان کو لعنتی بنا دیتا ہے' جھوٹ نہ بولو' یہ کافروں کا فعل ہے' اسی طرح گلہ کرنا سخت برا ہے' یہ اتنا بھاری گناہ ہے کہ زنا سے بڑھ کر ہے۔

فرمان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فرمایا: حدیث پاک پڑھتے وقت اعراب (زبر' زیر اور پیش) کا خاص خیال رکھنا چاہئے بلکہ تجوید کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے۔

☆ تابیر النخل والی حدیث میں آنحضور ﷺ کے فرمان (کان خیرا لھم) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: آنحضور ﷺ کے کسی ارشاد اقدس پر عمل کرنے سے دنیاوی فائدہ ہو یا نہ ہو وہ خیر کو مانع نہیں ہے بلکہ اطاعت کرنے میں خیر ہی خیر ہے کیونکہ فرمانبردار ہر حال میں خیر و برکت کا مستحق ہوتا ہے۔

قرآن فہمی کے لئے فرمان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت

☆ فرمایا: بھائیو: اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید میں ہر چیز موجود ہے اور اس مقدس کتاب سے سمجھی جا سکتی ہے لیکن قرآن پاک سمجھنے کے لئے اس ذات کا احتیاج ضروری ہے جس پر قرآن نازل ہوا' حضور ﷺ نے ہماری اہلیت و لیاقت' ہمارے ظرف اور ہماری استعداد کے موافق مطالب و معانی بیان فرمائے' جتنی ضرورت تھی اتنا ہی بیان فرمایا' جس کی ضرورت نہیں تھی وہ نہیں سمجھایا؟ آپ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سمجھایا اور صحابہ کرام سے دوسروں نے سمجھا لہٰذا قرآن مجید سمجھنے کے لئے حدیث شریف کی محتاجی لازمی ہے' اس کے بغیر قرآن پاک کو سمجھنا ناممکن اور محال ہے' اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے بغیر واسطہ حدیث قرآن مجید کو سمجھ لیا تو یہ بڑی بے وقوفی' جہالت اور نادانی ہے۔

اللہ کا آخری اور محبوب دین

☆ فرمایا: حضرات ہر خوبی' ہر اچھا کام اور ہر اچھی بات کا نام اسلام ہے۔ اسلام ایسا ہمہ گیر مذہب ہے کہ گداگر سے بادشاہ تک اور غریب سے امیر تک سبھی تمام امور میں اس سے راہبری حاصل کر سکتے ہیں اور یہ انسان کی زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہبری کرنے کو تیار ہے۔

☆ فرمایا: قرآن و حدث (شریعت اسلامیہ) کا انکار اور اس کی تسلیم ہی کفر اور اسلام کے درمیان مابہ الامتیاز رہا ہے' اس مقدس شریعت کو تسلیم کرنے والے یا اس سے انکار کرنے والے کو مسلم اور غیر مسلم کہا جاتا ہے' ورنہ کوئی رنگ' کوئی زبان' کوئی ملک اور وطن ملت مسلمہ اور غیر مسلمہ کے درمیان امتیاز پیدا نہیں کر سکتا' یہی وجہ ہے کہ لارڈ ہیڈلے اور لارڈ رابرٹن وغیرہ یورپ کے باشندگان کو ہم مسلم کہتے ہیں' اور ابوجہل' کعب بن اشرف' امیہ بن خلف اور عبداللہ بن ابی خاک عرب کے رہنے والوں کو کافر

ومنافق کہتے ہیں؛ جس طرح ان کوانگریزی زبان اور وطن یورپ مسلمان ہونے سے نہیں روک سکتا اسی طرح ان کو عربی زبان اور ملک عرب کافرو منافق ہونے سے نہیں روک سکتا۔

☆ فرمایا: جب تک انسان نے اسلامی قانون کی روشنی میں اپنی زندگی کے منازل طے کئے' کبھی بھی قلت افراد یا بے سروسامانی انسان کومحیر العقول رفعت و برتری اور شوکت وسلطنت سے نہ روک سکی اور جس وقت بدبخت انسان نے اس سے بے اعتنائی برتی اور اس کو چھوڑا تو اسی وقت دنیا کی ہر ذلت اور رسوائی نے اس کو آ گھیرا' انسانی زندگی کی تاریخ اس کی شاہد ہے لہذا مجرب دوا کو چھوڑ کر ایک قریب المرگ مریض پر غیر مجرب دوا کا استعمال کرنا عقلمندی سے بہت بعید ہے۔

☆ فرمایا: دعویٰ سے کہتا ہوں کہ دنیا بھر کی حکومتیں اور ان کے قوانین اسلامی حکومت کے نظم ونسق کا کچھ مقابلہ نہیں کر سکتے' غور کیجئے' جب ہر فرد اپنے اللہ اور اس کے مقدس رسول ﷺ کے قانون کو رائج کرنے اور زندہ رکھنے کا دل وجان سے متمنی ہو' اسلام کا بول بالا رکھنا اپنے لئے سعادت دارین یقین کرتا ہو' جہاد کی استعداد اور تیاریاں اپنا فرض منصبی جانتا ہو' نعرہ الجہاد پر اپنی جان و مال کے ساتھ لبیک کہنے کی انتظار کر رہا ہو' سرکاری خزانہ کو بھرنے کے لئے زکوٰۃ وصدقات اور دیگر مالی اعانت مذہبا فرض جانتا ہو' حکام کی رعایت اور ان کی عزت فرض اولین جانتا ہو' فتنہ وفساد اور غداری وبغاوت کو کفر جانتا ہو' اپنے امیر کی اطاعت اور اس کے حکم کی تعمیل میں تن من دھن قربان کرنا بڑی کامیابی یقین کرتا ہو' تو بھلا اس مقدس قانون اور اس مقدس قوم کے ساتھ کوئی دوسری قوم یا کوئی دوسرا قانون کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔

☆ فرمایا: اسلام ہی تمام مرضوں کی دوا ہے' روسی جراثیم کو ختم کرے گا تو صرف اسلام ہی ختم کرے گا (الحمد للہ ایسا ہی ہوا) مغربی بے حیائی اور بے غیرتی کو نیست ونابود کرے گا تو صرف اسلام' (ان شاء اللہ) امیر وفقیر میں اخوت پیدا کرے گا تو صرف اسلام۔ قلت افراد و بے سروسامانی کے باوجود غلبہ حاصل کرے گا تو صرف اسلام' نظام عالم برقرار رکھے گا تو صرف اسلام' آج دنیا کے تمام پہلوؤں پر نظر ڈالئے کہ دنیا کس ہلاکت کی طرف برق رفتاری سے جارہی ہے۔ اسلام کا دامن تھامئے تو بچاؤ ہے' ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

☆ فرمایا: مسلمانو: اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو جس نے ہمیں ایسی بے نظیر و بے مثال کتاب اور تمام ادیان پر غالب آنے والا دین بخشا۔ لا ریب فیہ

☆ فرمایا بھائیو: قرآن کریم وہ پاک کلام ہے کہ اسے انسان جس انداز سے' جس نظر سے اور جس جہت وحیثیت سے دیکھے یہ ثابت کرتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہوں' ساتھ ساتھ یہ دعویٰ بھی کرتی ہے کہ میرے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور نہ ہی میری مثل کوئی دوسرا کلام ہے۔

☆ فرمایا: یقیناً انسان کو ماننا پڑتا ہے کہ یہی کتاب انسان کی بہتری کے لئے آئی ہے' کوئی بھی ہو' کم درجے کا یا زیادہ مرتبے والا' امیر وغریب' مرد وعورت' ہر ایک کی راہبری اسی میں ہے۔

☆ فرمایا: قرآن مجید بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوا اور ہو بھی کس طرح' اللہ تعالیٰ نے سات سات سال کے بچوں کو اس طرح قرآن مجید حفظ کرا دیا کہ اگر کوئی بھی زیر زبر کی غلطی کرے تو یہ کم سن بچے بھی اسے درست کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔

عاشقانہ تفسیر

ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

☆ فرمایا: حکمت کا معنی وحدت شہود اور وحدت وجود ہے۔

وما تشاءون الا ان یشاء اللہ

☆ فرمایا: ظاہری معنی تو یہ ہے کہ تمہاری مشیت اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ہے' جو ارادہ بھی تم کرتے ہو' اللہ تعالیٰ چاہے تو پورا فرماتا ہے اگر نہ چاہے تو پورا نہیں ہوتا' اس کا ایک باطنی معنی بھی ہے جو اولیاء اللہ کے متعلق ہے جو تم چاہو اللہ تعالیٰ وہی چاہتا ہے اور تم اللہ تعالیٰ کی رضا ہی چاہتے ہو۔

☆ ووجدک ضالا فھدی

☆ فرمایا: ضال اس درخت کو بھی کہتے ہیں جو صرف اکیلا ہی ایک میدان میں پایا جائے' اس کے علاوہ کسی درخت کا سایہ نہ ہو' عرض کیا گیا کہ اس طرح فھدی کا کیا معنی ہوگا تو برجستہ فرمایا: فھدی الناس الیك یعنی لوگوں کو آپ کی طرف راہ دکھائی۔

☆ ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ

اس آیت مبارکہ میں لفظ اللہ اور رسولہ کے درمیان فاصلہ کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اگر فاصلہ نہ آتا اور ان اللہ ورسولہ ملا کر کلام اللہ میں لایا جاتا تو قیامت تک مشرکین رحمتہ اللعالمین کی رحمت سے محروم ہو جاتے اور مشرکین کو کبھی توبہ نصیب ہی نہ ہوتی اور نہ ہی نعمت ایمان سے نوازے جاتے۔

☆ لاتاکلو مما لم یذکر اسم اللہ علیہ

فرمایا: یعنی جس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر نہ کیا جائے وہ نہ کھاؤ' اس میں شریعت کا مسئلہ یہ ہے جس ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام بوقت ذبح نہ لیا جائے وہ حرام ہے لیکن اولیاء اللہ نے اس آیت سے یہ مراد لیا ہے کہ جس سانس کے ساتھ اللہ کا ذکر نہ کیا جائے وہ سانس اندر لے جانا حرام ہے۔

☆ من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجدلہ ولیا مرشدا

فرمایا: ظاہری معنی تو یہی ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے جسے گمراہ کرے اس کا کوئی حامی اور راہ دکھانے والا نہ پاؤ گے لیکن یہاں ایک عمدہ اور نفیس اشارہ یہ بھی ہے کہ جو بے مرشد ہو وہ گمراہ ہے مرشد پکڑنا ضروری ہے۔

یاران محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆ فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ اور حشر ونشر پر ایمان لانا ضروری ہے' اسی طرح چار یار خلفاء راشدین علیہم الرضوان کو ماننا اور انہیں برحق یقین کرنا ضروری ہے۔

☆ فرمایا: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مقدس ومطہر ہستیاں شعائر اللہ ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم نہ کرنا بے دینی ہے۔

☆ فرمایا: صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اسماء مبارکہ میں بھی برکت ہوتی ہے تو ان مقدس ہستیوں کا باعث برکت ہونا اظہر من الشمس ہے۔

☆ فرمایا: یاد رکھو: جس طرح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پہلے غار میں تشریف لے گئے' اسے نقصان دہ چیزوں سے صاف کیا' بعد میں محبوب کبریا ﷺ جلوہ گر ہوئے' اسی طرح جس دل میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت پیدا ہو گی وہاں محبوب کبریا ﷺ کی محبت حاصل کرنے اور دل کو اس محبت سے نور معمور کرنے کے لئے پہلے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت کا پایا جانا شرط ہے' جس دل میں محبت صدیق رضی اللہ عنہ نہیں تو اس میں محبت رسول ﷺ نہیں اور جس دل میں محبت رسول ﷺ نہیں وہ ایمان سے محروم ہے۔

ہر مشکل کے حل کے لئے

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کا معمول تھا کہ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کا وسیلہ بارگاہ الہٰی میں پیش کر کے مندرجہ ذیل دعا فرماتے تھے۔ یا شفیق یا رفیق تجنی من کل ضیق بحرمۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔

اللہ کے دوست

فرمایا: ولی اللہ کی چار صفات ہوتی ہیں۔

۱۔ عشق الہٰی میں مستغرق ہونا۔

۲۔ شریعت کا متبع ہونا۔

۳۔ کسی کے دل کو آزار نہ پہنچانا۔

۴۔ دنیا سے نفرت کرنا۔

☆ فرمایا: بیعت حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک رسائی اور اس ذات اقدس کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ ذات اقدس واجب الوجود ہے اور وہاں تک کی رسائی بلاواسطہ محال ہے۔

☆ فرمایا: اللہ والوں میں ذات واحد لاشریک لہ کی صفات کا ظہور ہوتا ہے اور ان ہستیوں میں وہی بولتا ہے' وہی سنتا ہے اور وہی دیکھتا ہے۔

☆ فرمایا: حقیقت میں احکام اسلام اور قرآن و حدیث کا عملی نمونہ ہمیں اولیاء کرام سے ملتا ہے جنہوں نے صحیح معنوں میں عمل کر کے دکھایا۔

☆ فرمایا: اطاعت شیخ سے اطاعت رسول ﷺ اور اطاعت رسول ﷺ سے اطاعت الٰہی والی سعادت نصیب ہو جاتی ہے

☆ فرمایا: اولیاء اللہ لوح محفوظ سے دیکھ کر کام کرتے ہیں جس طرح ہمارے لئے قرآن مجید پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح ان لوگوں کے لئے نوشتہ لوح محفوظ پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ فرمایا: انبیاء کرام تو درکنار اولیاء اللہ کو بھی اپنی موت کا علم اور وصال کا وقت معلوم ہوتا ہے۔

☆ فرمایا: شیخ کامل محبوب دوعالم ﷺ کا ظل (سایہ) حاصل کئے ہوتا ہے۔

☆ فرمایا: بھائیو: ہم تو کہتے ہیں خواب آیا یا دل میں خیال آیا' لیکن یہ لوگ (اولیاء اللہ) ہمارے خواب وخیال سے واقف ہوتے ہیں بلکہ ہمارے افعال واقوال اور نیت و کردار کو اس طرح جانتے ہیں جس طرح ہم اپنی ہتھیلی پر نظر رکھیں۔

مرشد اور مرید

☆ فرمایا: جو بے مرشد ہو وہ گمراہ ہوتا ہے اور مرید وہ ہوتا ہے جو اپنے مرشد کی اطاعت ہی کرتا رہے' مرشد کی گفتار و کردار کے نہ خلاف کرے اور نہ انکار' بلکہ اس کے خلاف وہم تک نہ لائے اور مرشد اپنے مرید کو راہ رشد و ہدایت پر چلانے والا ہو' مرید کو مرشد سے وہ نسبت ہے کہ یار کی یاری سے کام ہو کاری سے نہیں۔

☆ فرمایا: مرید کو چاہئے کہ اپنے مرشد کی تقلید و اتباع کرتا رہے' بالفرض کوئی امر ظاہری طور پر خلاف اولی بھی دیکھے تو خاموش رہے یہاں تک کہ اس کی حقیقت ظاہر ہو جائے۔

☆ فرمایا: بعض اوقات اولیاء کرام اپنی نماز بیت اللہ شریف جا کر پڑھتے ہیں لیکن ان کے مریدوں کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔

☆ فرمایا: میں نے اپنے پیر و شیخ کے سوا کسی کے پاس جانا ایک قسم کا شرک سمجھتا ہوں۔

☆ فرمایا: اولیاء اللہ اپنے مریدین پر ہر حالت میں نظر کرم فرماتے ہیں حتیٰ کہ بعد از وصال بھی۔

☆ فرمایا: فیض جہاں سے بھی حاصل ہو وہ اپنے پیر و مرشد کی مرضی سے ملتا ہے بلکہ خود اپنا شیخ ہی دیتا ہے اگر بیت اللہ شریف میں بھی جا کر فیض حاصل کرو تو اپنے شیخ کے طفیل ہی ملے گا۔

شیخ کامل کی توجہ

☆ فرمایا: ولی اللہ اپنی ظاہری زندگی میں نو حصے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے اور ایک حصہ مریدوں کی طرف' لیکن وصال کے بعد نو حصے مریدوں کی طرف توجہ فرماتا ہے اور ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف۔

☆ فرمایا: شیطان وساوس سے بچنا بہت مشکل ہے صرف شیخ کامل ہی بچا سکتا ہے۔

☆ فرمایا: شیخ کامل اپنے مرید کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ فرمایا: تصور شیخ اگر نصیب ہو جائے تو بہت بلند اور اعلیٰ مقام ہے۔

☆ فرمایا: تصور شیخ کسبی نہیں وہبی ہے خود شیخ عطا فرمائے تو حاصل ہو سکتا ہے۔

☆ فرمایا: نفس نہ علم سے مرتا ہے اور نہ کسی اور ذریعہ سے بلکہ نفس مارنے کا ذریعہ صرف اور صرف تصرف شیخ اور تصور شیخ ہے۔

☆ فرمایا: قبروں پر روشنی کرنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ یہود و نصاریٰ اور بے دین لوگوں کی قبروں پر روشنی کرنے کے

بارے میں ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات پر چراغ جلانا جائز و مستحب ہے۔

☆ فرمایا: شہداء کرام زندہ ہیں وہ جہاں چاہیں' جس جگہ میں' مسجد میں اور مجلس میں' جس وقت چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں' سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور دیگر شہداء کرام جیسی مقدس ترین ہستیوں کی زندگی میں کون شک کر سکتا ہے۔

☆ فرمایا: شہداء کرام کی ارواح مطہرہ کو ایصال ثواب کرو' اگرچہ وہ حضرات ہماری عبادت کے ثواب کے محتاج نہیں ہیں لیکن یہ طریقہ محض ان کی ارواح مقدسہ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب ہے۔

گنج شکر کا دروازہ

☆ فرمایا: حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ کو بہشتی دروازہ کہنا اور اس سے گزرنے والوں کو بہشتی یقین کرنا برحق ہے۔

☆ فرمایا: چشتی بزرگ وظائف اس لئے کرتے ہیں کہ دنیا و دولت ہم سے دور ہو۔

☆ فرمایا: جہاں دوسرے لوگ سالوں میں پہنچتے ہیں' چشتیاء کے غلام ایک آہ سے پہنچ جاتے ہیں۔

اس لئے کہ غوث قطب کے اُرے اریڑے عاشق جاں اگیرے ہو
جس منزل تے عاشق پہنچے غوث نہ پاندے پھیرے ہو
اورلکھ نگاہ جے عالم ویکھے کدی نہ کنڈی چاہڑے ہو
اک نگاہ جے عاشق ویکھے لکھاں پار اتارے ہو

☆ فرمایا: ولی اللہ کی دشمنی زہر قاتل ہے۔

☆ فرمایا: جب اللہ والوں کی پیاری پیاری ہتھیلیاں دعا کے لئے اٹھ جائیں تو گناہگاروں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن گستاخوں کو اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرماتا۔

☆ فرمایا: جہاں ولی اللہ کی شان میں کسی سے گستاخی سنو تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھو کیونکہ گستاخی کرنے والا شیطان ہوتا ہے اور یہ کلمہ شیطان اور اس کے وساوس دور کرنے کے لئے تیر بہدف ہے۔

اولیاء کے در کی حاضری

☆ فرمایا: اولیاء کی حاضری مغفرت کا باعث ہے' حاضری دینے والا کتنا ہی گناہگار ہو' سچے دل سے تائب ہو کر آئے تو اللہ تعالیٰ ان ہستیوں کے طفیل کرم فرماتا ہے۔

☆ فرمایا: دراصل اولیاء کرام کی محبت حقیقی محبت ہے جس سے ذات باری تعالیٰ تک رسائی حاصل ہوتی ہے' ان کے ہاں حاضری دینا صراط مستقیم پر رہنے کی علامت ہے۔

☆ فرمایا: بھائیو: جس کو یہ لوگ (اولیاء اللہ) نہ بلائیں ہو سکتا ہے راستہ سے لوٹ جائے اور جن کو بلانا ہو خود اسباب مہیا کر دیتے ہیں' یہ ان کی کرم نوازی ہے' پھر ہم خیال کرتے ہیں کہ یہاں حاضر ہو کر خالی ہاتھ جاتے ہیں' یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خود بلائیں اور محروم کر کے بھیجیں؟ جو لوگ آئے ہیں وہ بلائے ہوئے آئے ہیں' تمہیں مبارک ہو۔

☆ فرمایا: تم تکلیفیں اٹھا کر یہاں آئے ہو' سفر کی صعوبتیں برداشت کیں' روپیہ خرچ کیا' بھوک پیاس جھیلی' اگر یہاں سے واپس جا کر وہی پہلی حالت ہو تو اس سے نہ آنا بہتر ہے' آج بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ تم میں سے حیدر شاہ اور مہر علی شاہ (رحمہما اللہ تعالیٰ) بن جائیں' پھر نہ کہنا کہ توبہ کا موقع نہ دیا گیا اور ہم محروم رہے' اگر کوئی کہے کہ میں بدنصیب ہوں' شقی ہوں' تو یہ غلط ہے' اب بھی وقت ہے' ولی اللہ کے دروازے پر ہی تائب ہو کر اپنا سفر کرو اور یہاں حاضری دینا منظور کرواؤ۔

☆ فرمایا: یہ روحانیت ہی ہے جس نے آپ سب کو تمام تر تکالیف برداشت کرنے پر آمادہ کر دیا ہے اور ایک مرکز و منبع کی طرف کھینچ لائی ہے۔ اب اگر یہاں آ کر آپ سمجھیں کہ ویسے ہی آ گئے ہیں تو یہ غلط ہے' بلکہ یہ بھی ایک امتحان ہے کہ آیا اولیاء اللہ کے ہاں آنے سے بھی حالت تبدیل ہوتی ہے یا نہیں؟ لہذا اگر یہاں آ کر بھی وہی سابقہ حالت رہی تو امتحان میں ناکامی اور رسوائی ہی ہے۔ یہ تمہیں موقع دیا گیا ہے' اگر خدانخواستہ اس موقع کو غنیمت نہ سمجھا اور ہاتھ سے جانے دیا' تو یہ فیل ہونا ہی ہے'

حالانکہ روحانیت ہمیشہ غالب اور مادیت مغلوب ہوتی ہے۔ اس کے باوجود ناکام ہونا نہ صرف ندامت بلکہ باعث سنگ آخرت ہے۔ اب میرے سب بھائی اس بات کا وعدہ کریں کہ سب برے کاموں سے توبہ کرتے ہیں' سچے دل سے توبہ کریں کیونکہ جولوگ صدق دل سے یہاں حاضر ہوئے ہیں ان کے لئے توبہ مشکل نہیں ہے۔

☆ فرمایا: بھائیو: صدق دل سے توبہ کرو' یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے کہ تم ولی اللہ کے دروازے پر توبہ کرو گے تو اس پر قائم رہنا لازمی ہے' حضرت پیر سیال (رحمتہ اللہ علیہ) معمولی ہستی نہیں' آپ آخری دس سال غوث اعظم رہے اور یہی وجہ ہے کہ دس سال میں آپ کا سایہ نہیں دیکھا گیا۔

حاضری قبول ہونے کی نشانی

☆ فرمایا: آپ یہاں غوث اعظم کے دربار پر آئے محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے تو اس سے تعلق وربط تو قائم کرو' حاضری کا فائدہ تب ہے کہ پہلے گناہوں اور کرتوتوں سے توبہ کر کے آؤ' اگر توبہ نہیں تو پھر آنے کا کیا فائدہ' اگر حاضری دینے کے باوجود حالات تبدیل نہ ہوں تو حاضری مقبول نہیں ہوئی' آپ یہاں آئے گھر بار چھوڑا' سفر کی تکالیف برداشت کیں' روپیہ خرچ کرتے ہو' نذرانے دیتے ہو' اگر برے عقائد اور برے کام نہ چھوڑو تو سب بے فائدہ ہے۔

علم اور اہل علم

☆ فرمایا: علم کے بغیر عبادت وتقویٰ مشکل ہے اور جہالت کو دور کرنے والا صرف علم ہی ہے۔

☆ فرمایا: جو علم اور فیض کسبی ہو وہ دلائل سے مقابل کو توڑ سکتا ہے' طرح طرح کے جوابات سے لاجواب وخاموش کیا جاسکتا ہے لیکن شرح صدر جو اللہ تعالیٰ کے نور سے حاصل ہو اس کے سامنے علوم کے پہاڑ بھی آجائیں تو فوراً فق ہو کر اڑ جائیں گے۔

☆ فرمایا: علم ظاہری' روحانی علماء کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں' اولیاء اللہ کو جب علوم باطن سے نوازا جاتا ہے تو علم ظاہری کی اعلیٰ کتابیں اور ختمی تعلیم ان کے نزدیک الف باء تاء کے جوڑ وترکیب کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ جولوگ اللہ تعالیٰ کی صفات سے موصوف ہو جاتے ہیں' ان کی ہر صفت وہر فعل بارگاہ ربوبیت کی طرف سے سمجھا جاتا ہے اور ان کا یہ علم ذاتی ہو جاتا ہے اور یہ مقام حال ہے جسے قال سے تعلق نہیں۔

علماء حق

☆ فرمایا: علماء سے مراد وہ عالم ہیں جن کو علم لدنی عطا ہوا ہو' عارف کامل ہوں' آج جیسے ملاں نہیں۔

☆ فرمایا: فقیر کے عقیدے میں مذہب کی بنیاد عشق رسول ﷺ پر ہے اور عشق کی بنیاد ادب پر ہے۔

عشق حقیقی

☆ فرمایا: دنیا میں اگر کوئی لذت والی چیز ہے تو وہ عشق حقیقی ہے' اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

☆ فرمایا: عشق حقیقی کا ذرہ بھر اظہار عاشق کے لئے موت ہوتا ہے۔

☆ فرمایا: محبت کا تقاضا تو یہی ہوتا ہے کہ سوائے محبوب کے سب کچھ معدوم ہو۔

مجنوں کا عشق

☆ فرمایا: نجد کے علاقہ کا تمام عشق اللہ تعالیٰ نے قیس کو دے دیا' باقی نجد خشک رہ گیا۔

☆ فرمایا: دراصل ذات حقیقی کے انوار ہی پر مجنوں کا عشق تام تھا' مسوی اللہ سے قطع کر کے حقیقی محبوب وحدہ لاشریک میں مجذوب ومجنون تھا۔

عشق کی عظمت

☆ فرمایا: عشاق کو اللہ تعالیٰ کے انوار نظر آتے ہیں۔

☆ فرمایا: عشاق کی غیبت ہرگز نہ کی جائے۔
☆ فرمایا: پیر کامل عشق مجازی کو عشق حقیقی بنا دیتا ہے' بشرطیکہ عشق رہے' فسق نہ ہو جائے' فسق ہوا تو مارا گیا۔

پروانوں کا عشق

☆ فرمایا: روشنی پر پروانے عشق و ذوق کی وجہ سے آتے ہیں' یہ روشنی شاید ان کا قبلہ ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی روشنیوں کو ذات باری تعالیٰ کی تجلیات سمجھ کر اسی ذات کی طرف میلان ہوتا ہے اور یہ پروانے اسی ذات کی تجلی سمجھ کر روشنی پر حاضر ہوتے ہیں' اڑتے پھرتے چکر لگاتے جاتے ہیں' بطیب خاطر اپنی جان اس جان آفرین کے سپرد کر دیتے ہیں مگر واپسی کا نام تک نہیں لیتے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے

☆ فرمایا: اگر کوئی کہے کہ شاید عقل ہی انسانیت کا نام ہے یا انسانیت کی نعمت عقل کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے تو غلط ہے' عقل کے ذریعے انسان بہت کچھ جان سکتا ہے لیکن محض جان لینا انسانیت نہیں بلکہ انسانیت عمل ہے اور یہ انسانیت پڑھنے پڑھانے پر بھی موقوف نہیں ہے' یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' بڑے بڑے عالم پڑھتے پڑھاتے ہیں' لیکن عمل نہیں تو اس فضیلت و نعمت سے محروم ہیں۔
☆ فرمایا: انسان بڑی غفلت میں ہے' گناہ کے درپے ہو کر کہتا ہے کہ توبہ کرلوں گا حالانکہ موت کا علم نہیں کب آجائے' آئندہ رات بھی میسر ہو گی یا نہیں اور اگر ہو بھی سہی تو نا معلوم توبہ نصیب ہو گی یا نہیں۔
☆ فرمایا: انسان کو لازم ہے کہ کوشش نہ چھوڑے اس کا نتیجہ بہر حال ثمرہ کی حالت میں اسے نصیب ہو گا۔
☆ فرمایا: مسلمانو! اپنی شان پہچانو' اللہ تعالیٰ نے مسلمان کو عظیم شان سے نوازا ہے۔ تمہارے اخلاق دیکھ کر تو غیر قوموں نے اپنی اصلاح کر لی' اب تمہارے اعمال دیکھ کر ایسا نہ ہو کہ یہود و نصاریٰ دلیل پیش کریں کہ مسلمان اسی طرح کے ہوتے ہیں' تو خود سوچ لو کتنی ندامت ہو گی۔
☆ فرمایا: میرے بھائیو! ہر انسان جانتا ہے کہ زمانہ تین قسم کا ہے' ایک وہ وقت جو گزر گیا ہے اسے ماضی کہتے ہیں' دوسرا جس میں سانس نکل رہا ہے اسے حال کہتے ہیں اور ایک آنے والا ہے جو مستقبل سے تعبیر کیا جاتا ہے' زمانہ ماضی کی خاطر کوئی لعل و جواہر اور خزانے خرچ کر ڈالے تو گزرا ہوا ایک سانس بھی واپس نہیں آسکتا بلکہ زمین کو آسمان تک خزانوں سے بھر دیا جائے تب بھی کسی سانس کا واپس ہونا ناممکن ہے اور آنے والا وقت غیر معتبر ہے' نصیب ہو یا نہ ہو' باقی رہا موجود زمانہ جو سانس لینے کا وقت ہے تو اسی کو غنیمت سمجھے' جتنے اختیارات انسان کو دیئے گئے ہیں' سب زمانہ حال سے تعلق رکھتے ہیں' اسی میں ان کا پورا کرنا اور سرانجام دینا لازمی ہوتا ہے۔
☆ فرمایا: لوگوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے خشکی و تری کے تمام جانور بھی عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔
اعمالنا عمالنا
☆ فرمایا: جب عمل نیک ہوں گے تو حکام بھی اللہ تعالیٰ نیک عطا فرمائے گا لہٰذا اعمال کا درست کرنا ضروری ہے۔
☆ فرمایا: یقین رکھو جو آنکھیں غیر محرموں پر پڑتی ہیں' اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہیں گی' یہ وہ دیدار ہے جس کے ہوتے ہوئے اہل بہشت کو ابدی اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں بھول جائیں گی' اس نعمت عظمیٰ سے محرومی کا سبب محض بری نگاہ ہے۔
☆ فرمایا: بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہاتھ' پاؤں' زبان' دل' دماغ اس لئے عطا فرمائے ہیں کہ اگر انسان ان سے حقیقی کام لے تو فرشتوں سے بھی بڑھ جائے۔
☆ فرمایا: ایک وہ وقت تھا کہ تین سو تیرہ نہتے مسلمان دنیا بھر کے کفر پر غالب تھے اور ایک آج کا دور ہے کہ بتیس کروڑ مسلمان یہود و نصاریٰ کے نرغے میں ہیں' یہ کیا چیز ہے' صرف بے عملی اور کاہلی ہے۔

اپنی حالت درست کرلو

☆ فرمایا: میرے بھائیو! کوئی انسان اپنے اعمال کے سوا کچھ نہیں پائے گا اور نہ ہی اس کے کسی عمل میں تبدیلی ہوگی، بعض لوگ اپنے آباؤ اجداد پر فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم اولیاء اللہ کی اولاد ہیں' ہمیں پرواہ نہیں' یاد رکھو' بارگاہ رب العزت میں ولی زادے اور دوسرے تمام برابر ہیں بلکہ بزرگ زادے کو گناہ کا عذاب زیادہ ہوتا ہے' لیکن یاد رکھو اس کے برعکس یہ بھی ضرور ہے کہ بزرگ زادے اگر تھوڑی نیکی بھی اختیار کریں تو اللہ تعالیٰ زیادہ ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆ فرمایا: توبہ یہ ہے کہ انسان اپنے سیاہ نامہ اعمال کو خون کے آنسوؤں سے دھوئے' یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ گناہ کے بعد توبہ کا موقع عطا فرمایا لہذا گناہ کے بعد توبہ کو غنیمت سمجھنا چاہئے' توبہ وہی قبول ہوگی جو دل سے کی جائے جو محض زبان پر جاری ہو وہ نا قابل اعتبار ہے۔

☆ فرمایا: آج کل تو انسان مسجد میں بیٹھ کر قرآن مجید اور حدیث شریف ہی پڑھتا رہے اور کہیں باہر نہ نکلے۔

☆ فرمایا: پہلے زمانہ کے کافر اپنے کفر پر مضبوط ہوتے تھے اور مسلمان اسلام پر پختہ' لیکن آج کل مسلمان بھی ست اور کافر بھی مذبذب ہیں۔

☆ فرمایا: آج بزرگ وہ ہے جو نفاق سے محفوظ ہو اور ایمان بھی سلامت لئے ہوئے ہو' ہم اور آپ اگر ایمان لے کر گئے تو لاکھ کمایا۔

دنیا کی محبت ہر خطا کی ابتداء ہے

☆ فرمایا: سب سے زیادہ جو چیز دل کو سیاہ اور سخت کر دیتی ہے وہ دنیا کی محبت ہے اور واقعات و تجربات اس کی تائید کرتے ہیں کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ ہر خطا کی ابتداء دنیا کی محبت ہے۔

جہاں بھی اس کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں وہاں انسانیت دم توڑ دیتی ہے۔ حلال و حرام' جائز و ناجائز کی تمیز اٹھ جاتی ہے' ہر گھڑی دولت جمع کرنے کا جنون سر پر سوار رہتا ہے' کسی کو فقر و فاقہ کے چنگل میں کراہتا دیکھ کر اس کا دل نہیں پسیجتا کسی یتیم و بے آسرا کی بے کسی دیکھ کر اسے رحم نہیں آتا' کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کا جذبہ اسے بے قرار نہیں کرتا' وہ اپنے جمع کئے ہوئے خزانے پر سانپ بن کر پھنکارتا رہتا ہے اور کسی کو قریب پھٹکنے نہیں دیتا اور بسا اوقات اسے اپنے آپ کا ہوش بھی نہیں رہتا اور ایسی گھٹیا حرکتیں اس سے سرزد ہوتی ہیں جو اس کے وقار اور مرتبہ کی سراسر منافی ہوتی ہیں' اس مقام پر پہنچ کر انسان جوہر انسانیت سے محروم ہو جاتا ہے وہ صرف ایک خونخوار بھیڑیا بن جاتا ہے جس کا محبوب ترین مشغلہ انسانی خون سے اپنی آتش حرص و آز کی تسکین کرنا ہوتا ہے۔

روحانی ترقی کا آسان طریقہ

☆ فرمایا: بھائیو! مقصود بالذات روحانیت ہے لہذا اس کے حاصل کرنے کا آسان تر طریقہ عرض کرتا ہوا اور وہ یہ ہے کہ اپنی نیت کو ہر عمل کے لئے خالص بنالو' مسجد میں آؤ تو اس نیت سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد کی طرف آنے والے کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے' تو اس صورت میں تمہاری حالت سنور جائے گی' داڑھی کی مثال لیجئے جو شخص اس نیت پر داڑھی منڈاتا ہے کہ بڑا صاحب بہادر معلوم ہو تو یہ بری بات نہیں کیونکہ اس کے برعکس دیکھو تو ایک بھنگی اور جھاڑو دینے والے کی داڑھی زیادہ صاف کی ہوئی ہوتی ہے لہذا یہ کوئی بڑی پن کی علامت نہیں اگر نبی کریم ﷺ کی سنت سمجھ کر داڑھی رکھ لو تو خدا کی قسم سو شہید کا ثواب حاصل ہوگا۔

☆ فرمایا: صرف جسم روح کے بغیر کچھ نہیں' اگر چہ روح کو جسم سے نسبت ہے لیکن مقصود اصلی روحانیت کی اصلاح ہے' اولیاء اللہ کا شان و مرتبہ روحانی ترقی کے سبب ہے لیکن انسان جسمانیت کے لئے دوڑتا ہے' اسے ہر مرض سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتا ہے' ڈاکٹر اور حکیم کے کہنے پر مضر صحت اشیاء کو فوراً چھوڑ دیتا ہے اور پرہیز کرتا ہے' مگر روحانیت تباہ ہو جائے تو بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ ایسے انسان کی انسانیت قابل افسوس ہے۔ آج روحانیت تباہ ہو رہی ہے' لوگ تھیٹر اور سینما میں مستغرق ہیں' شیطانی ماحول میں جا کر خوش ہوتے ہیں اور یوں روحانیت کا مادہ ختم ہو جاتا ہے' انسانیت بیکار ہو جاتی ہے اور انسان لعنتی

ہو جاتا ہے' اگر انسان تھوڑا سوچے تو معلوم ہونا چاہئے کہ جو بھی منہ سے نکلتا ہے ریکارڈ ہو جاتا ہے' آج کل تو ایسی مشینیں بھی موجود ہیں جو سانس کی آواز تک ریکارڈ کر لیتی ہیں' یاد رکھو! ہمارے ہاتھ' پاؤں' کان اور آنکھیں سب کچھ ریکارڈ کر رہے ہیں اور ایک دن یہ سب کچھ ظاہر کر کے بتا دیں گے کہ ہم نے کیا کیا اعمال کئے۔

الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم
وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون

دعا کیسے قبول ہوتی ہے

☆ فرمایا: دعا ان شرائط کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔ انسان حلال کھائے' حلال بولے' حلال دیکھے اور حلال سنے' یہ چیزیں نہ ہوں تو دعا کا منظور ہونا مشکل ہے۔ دعا کے اول و آخر درود شریف پڑھنا استجابت کا باعث ہے' عاجزی و انکساری اور خضوع و خشوع کا اس طرح ہونا جس طرح ڈوبتا ہوا انسان آہ و زاری کرتا ہے' اسی طرح نہایت توجہ سے دعا مانگے' ایسا نہ ہو کہ بے توجہی سے ہاتھ اٹھائے۔ زبان کچھ بول رہی ہو' آنکھیں کہیں اور لگی ہوں' دل کسی دوسری طرف ہو بلکہ خوف و ہراس کے وقت جس طرح یکجہتی ہوتی ہے اسی طرح دعا مانگے۔

اجابت دعا میں تاخیر ہونے سے کبھی کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ بعض دعا انسان اپنے لئے بہتر سمجھ کر مانگتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اور بعض اوقات ناپسند سمجھتا ہے حالانکہ اس کے لئے وہ بہتر ہوتی ہے' جب انسان کو مقبول و نامقبول ہونے کا علم نہیں ہوتا اور وہ اپنے لئے مفید سمجھ کر غیر مفید چیز مانگے یا غیر مفید سمجھ کر اس سے نفرت کا اظہار کرے' درحقیقت اس کی سمجھ کے خلاف معاملہ ہو اور وہ دعا مقبول نہ ہو تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔ دعا ضائع نہیں ہوتی' وہ علیم و حکیم ذات ہے' انسان کی بہتری ہی اسے منظور ہے۔

بعض دفعہ انسان صرف اپنے لئے مانگتا ہے حالانکہ دوسرے مسلمانوں کی معیت کا ذکر اور مومنین صالحین کے لئے بھی ساتھ ہی دعا مانگنا قبولیت کا سبب ہوتا ہے۔

☆ فرمایا: وظیفہ کے درمیان بولنا درست نہیں بلکہ انسان کو ہر وقت خاموش رہنا چاہئے' جب نہایت ضروری ہو مثلاً تبلیغ وغیرہ کے لئے تو بقدر ضرورت بولنا چاہئے' خاموشی بہت بڑی نعمت ہے۔

سب سے بڑا وظیفہ

☆ فرمایا: میں اپنی ساری زندگی میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ درود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور اس کے محبوب ﷺ کا ذکر بھی ہے۔

☆ فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پچھلی رات کو اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھے اور بعد میں دو رکعت نماز نفل پڑھے' پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد بارہ مرتبہ قل شریف اور دوسری میں گیارہ دفعہ قل شریف پڑھے' پھر دو رکعت اسی طرح نیت کرے' پہلی میں دس دفعہ قل شریف اور دوسری میں نو دفعہ' علیٰ ہذا القیاس بارھویں رکعت میں ایک بار قل شریف پڑھے۔

☆ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۸ھ خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ اپنے پیر بھائیوں کو ایک خاص وظیفہ بتاتا ہوں' اس پر عمل کریں' اس وظیفہ سے ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے اور یہ انسان کو اعلیٰ مراتب بلکہ منزل مقصود پر فوراً پہنچا دیتا ہے۔ جس جگہ پر وظیفہ کیا جائے وہ جگہ بھی فخر کرتی ہے' بھائیو! اس ذکر جہر کو لازم پکڑو' ہاں اگر طالب علم نہ کر سکیں تو حرج نہیں' باقی پیر بھائی اسے ہرگز نہ چھوڑیں۔

آٹھ دس آدمی نماز مغرب کے بعد حلقہ کی صورت میں بیٹھ جایا کریں اور کلمہ شریف کو اس طرح پڑھا کریں۔ لا الٰہ الا اللہ ہر ساتویں بار محمد رسول اللہ پڑھ کر کلمہ شریف پورا کریں۔ الا اللہ ایک سو پچاس بار۔ اللہ ھو دو سو بار۔

فرقہ واریت بڑا فتنہ ہے

☆ فرمایا: اب قیامت کے نزدیک شیطان انتہائی زور لگا رہا ہے کہ مسلمان آپس میں ایک نہ ہوں' قرآن مجید کے احکام کو

طرح طرح کی صورتوں میں پیش کرتا ہے۔ مسلمانو! اتفاق سے رہو' اتحاد کو مضبوطی سے اختیار کرو' تفرقہ اندازی سے بچو' فرمان باری تعالیٰ ہے واعتصمو بحبل الله جميعا ولا تفرقوا پر عمل کرو' جو احکام شریعت کو مضبوطی سے پکڑے گا اور سنت رسول ﷺ کی پیروی کو اختیار کرے گا صرف وہی شیطانی حربوں سے محفوظ رہ سکے گا اور جو سوچ میں ہو گا غرق ہو گا۔

☆ فرمایا: مسلمانو! خیال کرو' یہاں حاضری کو غنیمت سمجھ کر توبہ کر لو' اور آپس میں متفق ہو کر رہو' میں شریعت کی رو سے کہتا ہوں' مسلمانوں میں نفاق وافتراق سخت باعث فتنہ ہے اور الفتنة اشد من القتل لہذا متفق ہو کر رہو' تم میں افتراق ڈالنے والے دین کے دشمن اور تمہارے ملک کے دشمن ہیں' وہ تو چاہتے ہیں کہ فساد ہوتا کہ مسلمان آرام اور راحت سے نہ بیٹھیں' ایسے لوگ ہمارے ہندو دشمن کے مختلف لباس اور مختلف شکلوں میں چیلے ہیں' کئی لیڈروں کی شکل میں' کئی پیروں کی شکل میں اور کئی مولویوں کی شکل میں' جو مختلف صورتوں میں آ کر آئے دن مختلف رنگوں میں اتحاد بین المسلمین کو افتراق میں بدلنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

☆ فرمایا: سوچو تو سہی کہ ہندو حکومت تمہارے (باہمی) فسادات سن کر کتنی خوش ہو رہی ہو گی جس طرح تم غیروں کی ناچاکیوں اور فسادات دیکھ کر خوش ہوتے ہو' اسی طرح جتنی حکومتیں ہمارے بدخواہ ہیں وہ یقیناً خوش ہوں گی' ہمیں چاہئے کہ ایک دوسرے سے اتفاق کریں اور اتفاق واتحاد سے رہیں۔ ہمارا ملک اس قسم کے فسادات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

☆ فرمایا: تمام غیر مسلم قومیں مسلمانوں کی دشمن ہیں اور ان کی ساری کوششیں محض مسلمانوں میں تفرقہ اور جدائی کے لئے ہوتی ہیں' امریکہ کو دیکھو کہ ہر ملک میں اس کے جاسوس پھیلے ہوئے ہیں' پاکستان میں ہر طرح کی سعی وکوشش کرتا رہا اور کر رہا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے خانہ جنگی پیدا ہو' چنانچہ شیعہ سنی کے اختلاف کو ملک کی تباہی کا باعث سمجھ کر مسلمان میں پھوٹ ڈالنا شروع کر دیا۔

ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

۲۴ جنوری ۱۹۷۱ء کو لاہور میں پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

پاکستان کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ایک ایسا ملک حاصل ہو جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کا نفاذ ہو' یہ ملک کسی غیر اسلامی سیاست یا نظریے کی خاطر حاصل نہیں کیا گیا تھا' پاکستان بناتے وقت ہمارے ذہنوں میں ہرگز یہ تصور نہ تھا کہ ہم اسے امریکہ یا روس کے نظاموں کے ماتحت چلائیں گے' اس وقت ہمارے ذہنوں میں صرف اور صرف یہی تصور تھا کہ پاکستان میں اسلام کا بول بالا ہو گا اور ہمارے بچے جو فرنگیت زدہ ہو گئے ہیں وہ دوبارہ اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے۔

☆ فرمایا: ہمارا پاکستان چھوٹا سا ملک ہے اور مجروح ہو چکا ہے' ہندو' امریکہ' یہودی اور دیگر غیر مسلم ممالک آئے دن اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اسے مزید کمزور کیا جائے اور یہی لوگ طرح طرح کی ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں' ہمارا مقابلہ ہندوستان سے ہو یا امریکہ سے گھریلو جنگوں اور آپس کے اختلافات کو ختم کرنا ضروری ہے۔

☆ فرمایا: یہ وقت آپس میں فتنہ فساد اور لڑائی جھگڑے کا نہیں' اس وقت تمہاری عزت وناموس اور دین ومذہب کا خطرناک دشمن صرف ہندو ہے جو ہر وقت اس فکر میں ہے کہ خدانخواستہ آپ کو نیست ونابود کر کے آپ کے وطن پاکستان کو ہندوستان کے ساتھ ملا لے اور پاکستان کی مساجد اور خانقاہوں پر ہندو کا جھنڈا لہرائے' مگر ان شاء اللہ ان کا یہ مکر خاک میں مل جائے گا۔

☆ فرمایا: میرے پیرو بھائیو! یہ لوگ (سیاستدان) تو کرسیاں حاصل کرنا چاہتے ہیں' تم اپنے غریب ملک پر رحم کرو' یہ لوگ تو صرف کرسیاں چاہیں گے۔ اگر تم تفرقہ بازی میں پڑ گئے اور ایسے غداروں کے پھندے میں آ گئے تو کہیں ایسا نہ ہو پھر وہی (لالے) آ جائیں اور تمہیں ان کا منہ دیکھنا پڑے۔

فرمایا: آپس میں اتحاد واتفاق سے رہو' ہمیں مٹانے کے لئے دشمن طرح طرح کی کوششیں کر رہا ہے' جو لوگ پہلے حکومت کر گئے ہیں وہ انگریز تھے' انہوں نے بھی گرفتاریاں کیں' مسلمان ان کی سختیاں برداشت کرتے رہے لیکن میرے پیر بھائیو! پاکستان بنایا گیا تو آستانہ عالیہ سیال شریف کے متوسلین نے گرفتاریاں پیش کیں' تمہارا ہی کام تھا' پاکستان بنانا اور یاد رکھو' اب اس کو قائم رکھنا بھی تمہارا کام ہے۔ اے اللہ یہ ملک تیرا ہے اور تو ہی اس کا نگہبان ہے' کرم فرما' ہمارا ملک قائم رکھ' مسلمانوں کو اتفاق عطا فرما اور عمل کی توفیق دے۔

فرمایا: ایک ایسا قانون جو سات سو سال تک اسی سرزمین ہند پر اپنی ہمہ گیری کا سکہ بٹھا چکا ہے اور چھ سو سال ترکستان میں، تیرہ سو اڑسٹھ سال ملک عرب میں اور تقریباً تیرہ سو سال کابل و ایران میں اور باقی عرب ممالک میں جاری و ساری رہا ہے اور تقریباً ہر مذہب و ملت کے لوگ اسی قانون کے زیر سایہ امن و آشتی کی زندگی بسر کر چکے ہیں، اگر پاکستان میں بھی رائج ہو جائے تو کوئی انوکھی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔

☆ فرمایا: اب بھی وقت گزر نہیں چکا، ارکان حکومت کا شکوہ کرنے میں اپنا قیمتی وقت برباد نہ کریں بلکہ آئندہ انتخابات میں موزوں افراد کو منتخب کر کے بھیجیں۔ جب حکومت پاکستان نے آپ لوگوں کو یہ حق دیا ہے کہ اسلامی قانون نافذ کرنے کے لئے آپ ہی اپنے نمائندے منتخب کریں تو اب ذمہ داری آپ پر عائد ہوتی ہے نہ کہ حکومت پر، اس وقت اگر آپ نے شریعت اسلامیہ اور قانون اسلامی سے ناواقف لوگوں کو منتخب کیا تو ظاہر ہے ایسے لوگ اسلامی قانون مرتب نہ کر سکیں گے تو کل غیر اسلامی آئین نافذ ہونے کی صورت میں آپ کو کیونکر یہ حق پہنچتا ہے کہ حکومت پاکستان کا شکوہ کریں بلکہ ''از ماست کہ بر ماست'' کا رونا روئیں گے۔

اے مقدس قوم! اس نازک ترین وقت میں ذاتیات، باہمی عداوتوں، پارٹی بازیوں اور دنیوی آلائشوں سے پہلو تہی کرتے ہوئے اسلامی آئین کے نفاذ کی فکر کرو تا کہ پاکستان ایک خالص اسلامی ملک بن جانے کا فخر حاصل کر سکے، فقیر اپنے اس بیان کے ضمن میں مسلمانان پاکستان اور بالخصوص متوسلین آستانہ عالیہ سیال شریف سے توقع رکھتا ہے کہ وہ سب میرے اس بیان کو عملی جامہ پہنائیں اور کوئی دنیوی ترغیب و ترہیب انہیں مقدس فرض کی ادائیگی سے باز نہ رکھے۔

نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری

فرمایا: میں جن خواجگان کا عقیدت مند ہوں انہوں نے دین اور سیاست کی تفریق کو کبھی تسلیم نہیں کیا، ان کا ہر عمل سنت نبوی کے مطابق ہوتا تھا، وہ اپنی زندگی کی شاہراہ کو اسوہ حسنہ کی ضیاء سے روشن رکھتے تھے، انہیں اپنے محبوب ﷺ کی غار حرا کی خلوتیں، ریاضتیں اور شب بیداریاں جس طرح عزیز تھیں، اسی طرح انہیں بدر و حنین کے معرکے بھی پیارے تھے، وہ اپنے آقائے کریم ﷺ کی دونوں سنتوں پر ساری عمر عمل پیرا رہے، ان کے عام اوقات خانقاہوں اور حجروں میں بسر ہوئے لیکن جب بھی باطل نے حق کو للکارا تو میرے مشائخ طریقت نے اپنی خانقاہوں کو الوداع کہا، اپنی تسبیح و سجادہ کو چھوڑا اور تیغ و سناں سے مسلح ہو کر میدان جہاد میں اس وقت تک خیمہ زن رہے جب تک باطل کو مکمل شکست نہ ہو گئی۔

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا

☆ فرمایا: میرے بھائیو! میرے ذہن میں یہی ہے کہ دنیا کی کوئی یونیورسٹی ظاہری صورت میں بھی ہمارے دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کا مقابلہ نہ کر سکے، یہاں پڑھنے والوں کا رجحان دنیاداروں کی طرف نہ ہو اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد میں مگن رہیں اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد ان کا وجود ہر طبقہ اور ہر فن کے لوگوں میں باعث فخر ہو، ایک تو دارالعلوم عمارات کی ظاہری صورت کے لحاظ سے باعث فخر ہے، دوسرا حضرت غریب نواز کے آستان کے قریب تر ہے کیونکہ میرے حضرت فرماتے تھے کہ جو مسئلہ مجھ سے حل نہ ہوتا تھا۔ روضہ شریف حاضری دے کر عرض کرتا تو فوراً حل ہو جاتا تھا اور میرا ابھی یہی معمول ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے دارالعلوم کے ہر طالب علم کو بحرالعلوم بنائے جو کیفیت و کمیت ہر لحاظ سے اسلام کی عزت کا موجب ہو۔

☆ فرمایا: دارالعلوم ضیاء شمس السلام نہ صرف ہمارا ترجمان ہے بلکہ مذاہب باطلہ کے خلاف ایک مستحکم قلعہ ہے، اسے مزید مضبوط بنائیے، اسے قائم رکھئے تا کہ تند آندھیوں، مخالف ہواؤں اور فتنوں کا مقابلہ کر سکے، ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ دارالعلوم کی خدمت اس طرح انجام دیں کہ کسی کو متوجہ کرنے اور بار بار کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، اس کام کی بنیاد کا سہرا آپ لوگوں کے سر ہے تو اسے سرانجام دینا اور ہر طرح کے نشیب و فراز کا خیال رکھنا بھی ہم سب کا مشترکہ فرض ہے۔

طلباء کے لئے پیغام

☆ فرمایا: ایک بات طلبہ سے عرض کرنا چاہتا ہوں، غور سے سنیں، علم کس چیز کا نام ہے؟ کیا یہی علم ہے کہ چند کتابیں پڑھ لیں

یا کچھ لیں یا کوئی ایک کتاب یاد کر لی تو علم حاصل ہو گیا؟؟ نہیں' نہیں' بلکہ علم اور چیز ہے' وہ ایک حالت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام وفرامین پر عمل پیرا ہونے سے حاصل ہوتی ہے' اس کا نام حالت انجلا ئیہ ہے' اس کے حاصل کرنے کا طریقہ محض ایک ہی ہے کہ انسان وہ کام کرے جس پر اللہ تعالیٰ راضی ہو نہ کہ جن کے سبب سے اس کی ناراضگی ہو' گناہ سرزد ہو جائے تو ایسی توبہ کرو کہ بعد میں اس گناہ کا خیال تک نہ آئے' گناہ کرنا بھی مشکل ہوتا ہے لیکن یاد رکھو توبہ کرنا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

☆ فرمایا: بچو! دل کو پاک رکھو' زبان صاف رکھو' تم گھر بار چھوڑ کر آئے ہو' صرف چند کتابیں پڑھ لینا اور اپنی حالت کو نہ سنوارنا سراسر خسران ہے' میں نے کئی طلبہ دیکھے ہیں' پڑھتے پڑھتے داڑھیاں سفید ہو گئیں لیکن بجائے کامیابی کے ناکامی ہوئی' ایسا محض بری عادات اور بداخلاقی کے سبب ہوتا ہے' عادات اچھی ہوں تو سب لغزشیں' عفو وعافیت کے تحت جاتی رہتی ہیں۔

☆ فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ آپ حضرات نے اب پاکستان کی باگ ڈور سنبھالنا ہے۔ ہم تو جیسے بھی تھے' جیسے بھی ہوا' جیسے بھی کیا' کیا۔ اب ہم لوگ مرنے کے قریب ہیں' اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے' آپ لوگ دین اسلام کی خدمت مزید در مزید کریں اور اسلام کا یہ جھنڈا بلند رکھیں۔

اس آستان پاک کی لاج رکھنا

☆ فرمایا: سیال شریف کے رہنے والو! میرے عزیزو! میرے بچو! بھتیجو! میں سب کو متوجہ ہو کر کہہ رہا ہوں' یہ وہ آستانہ ہے جس پر آنے والے لوگ بغیر وضو کے نہیں آتے تھے' اگر استنجا کرنا ہوتا تو کئی کئی کوس دور جا کر کرتے تھے' صبح وشام زیارت کرنے والو! اس آستانہ کی لاج رکھو' شرم کرو' نماز کی پابندی کرو' اس شہر مقدس اور شہر شریف میں رہ کر شرم کرنا اختیار کرو' یہ خیال دل میں نہ لاؤ کہ ہم کسی بزرگ کی اولاد ہیں' یہ دل سے نکال دو' اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اگر چاہے تو ایک کتے کو بزرگوں کی صحبت کی وجہ سے بہشت نصیب فرمادے اور چاہے تو پیغمبر کے بیٹے کو دوزخ۔ اس بے نیاز کی بارگاہ میں تو فرشتے بھی کانپتے ہیں۔

مسلمانو! برے کام چھوڑ دو' اپنی شکل وصورت مسلمانوں جیسی بناؤ' شریعت کے مخالفین ڈاکوؤں سے نہ ڈرو' اپنے اخلاق واطوار پر پہرہ دو' تم شریعت اسلامی کو ضائع کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے' موت بہت سخت ہے' قبر کا عذاب سخت ہے' حضور اکرم ﷺ کی شان سمجھو' سنت کو قابو کرو' سنت قائم کرنے والوں کی عزت کرو' اللہ تعالیٰ کے محبوب' کا بول بالا کرو تا کہ ہمارا بول بالا ہو بداعمالیوں کا نتیجہ دونوں جہانوں کا خسران اور ذلت ہے۔

میرے لخت جگر سے وفا کرنا

۵ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ بروز اتوار نماز ظہر کے بعد ختم خواجگان پڑھا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قدس سرہ العزیز کے پہلو میں نائب شیخ الاسلام' امیر شریعت حضرت خواجہ محمد حمید الدین مدظلہ العالی بھی تشریف فرما تھے' ختم شریف کا ثواب حضرت شیخ الاسلام کے اشارے سے امیر شریعت مدظلہ کے ملک کیا گیا' دعا مانگنے کے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں اکثر بیمار رہتا ہوں' اس سے وفا کرنا''۔

وصال باکمال

موت العالم موت العالم لا شك فيه ورد الخبر

ان الملتف قال لفخر' جف القلم وخسف القمر

حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے بارے میں کافی عرصہ پہلے اکثر دفعہ کنایۃً اور اشارۃً ذکر فرمایا۔ وصال سے تقریباً تین ماہ قبل اپنے خصوصی کمرے میں اپنے بھائی حضرت خواجہ ظہیر الدین سے مخاطب ہو کر فرمایا میری زندگی پوری ہو گئی ہے آپ کے بھائی صاحب نے عرض کیا کہ حضور ایسا نہ فرمائیے آپ نے فرمایا بہتر سال کوئی تھوڑی عمر ہے یہ بڑی عمر ہے حالانکہ اس بارے میں کوئی بات نہ چھیڑی گئی تھی۔ آپ تونسہ شریف سے واپس آرہے تھے جھنگ میں آپ نے اپنی کوٹھی پر آرام فرمایا رات کو آپ نے مولانا جمال الدین صاحب مردلوی سے فرمایا مولوی صاحب اس دفعہ میں نے روزے نہیں گزارنے یعنی مکمل نہیں کرنے اور بعد میں آپ نے پندرہ رمضان شریف کے دن کی تخصیص فرمائی' فرمایا کہ اس دن زبردست دھماکہ ہوگا۔ مختصراً کئی

جگہوں پر آپ اس دن کے بارے میں فرماتے کہ اس دن کی خیر مانگو حتیٰ کہ یہ بات ملک کے طول و عرض میں مشہور ہو گئی کہ پندرہ رمضان المبارک کوئی مشکل دن ہو گا۔ تیرہ رمضان المبارک بروز جمعرات آپ نے کھٹوائی (سون سکیسر کا پہاڑی علاقہ) میں مولانا جمال الدین سے فرمایا کہ حضرت پیر سیال کے آستانہ عالیہ پر چلئے اور ساتھ سارا سامان اکٹھا کرنے اور لے جانے کی ہدایت کی۔ مولانا صاحب نے عرض کیا حضور ابھی بارش ہوئی ہے موسم اچھا ہے سارا سامان لے جانے کی کیا ضرورت ہے صرف جمعہ کا دن وہاں گزاریں گے اور یہیں واپس آ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ زندگی رہی تو آ جائیں گے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میرے ذہن میں وہ جھنگ والی بات آئی تو میں نے سوچا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ پندرہ رمضان کو اگر جمعہ کا دن ہوا تو مشکل ہو گا اس خیال سے میں نے عرض کیا کہ حضرت جمعۃ المبارک تو ۱۴ رمضان کو ہے اس لئے خیر ہو گی مگر آپ نے فرمایا کہ جمعہ کو چھوڑ و پندرہ رمضان المبارک کی خیر مناؤ وہاں پر موجود تمام ساتھیوں کو آستانہ عالیہ سیال شریف چلے جانے کے لئے فرمایا آپ نے وہاں پر آٹھ سال سے پڑی ہوئی دریاں بھی لے جانے کے لئے فرمایا اور فرمایا کہ سیال شریف میں ان کی ضرورت ہو گی۔

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا المناک سانحہ اشکبار آنکھوں اور آہوں کے ساتھ اپنے شیخ کی شہادت کے واقعہ کا آغاز کرتا ہوں۔ فلک کج رفتار نے ہم سے ایک ہستی چھین لی کہ جس کی نظیر موجودہ زمانہ پیش کرنے سے قاصر رہے گا۔ ہزاروں تو کیا لاکھوں سال نرگس اگر اپنی بے نوری پہ روتی رہے تو چمن میں ایسا دیدہ ور پیدا ہونا ناممکن ہے۔ رمضان المبارک کی ۱۴ تاریخ تھی جمعہ کا دن تھا۔ زائرین کے ہجوم سے آستانہ عالیہ کا کونہ کونہ بھرا ہوا تھا۔ آخری خطبہ جمعۃ المبارک کا آستانہ عالیہ سیال شریف کی مسجد میں دیا۔ آپ نے فرمایا وقت کم ہے چند اہم باتیں سن لیں۔ فرمایا کہ وہ دور اب ختم ہو چکا ہے جس میں عصمت و عزت محفوظ رہ سکے۔ میں آپ لوگوں کو تاکید کرتا ہوں جہاں تک ممکن ہو صرف مرد حاضر ہوا کریں اور عورتیں سخت سردی اور سخت گرمی میں بچوں کو اپنے ساتھ نہ لایا کریں۔

جمعہ کی نماز کے بعد آپ نے اپنے خدام اور اپنے پروانوں کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا اس دن خلاف معمول روزہ گھر میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ افطار فرمایا۔ رات سیال شریف میں بسر کی۔ حضرت صاحبزادہ غلام نصیر الدین صاحب کے صاحبزادے آپ کے پوتے صاحبزادہ غلام نظام الدین صاحب علاج کے لئے لاہور گئے ہوئے تھے ان کی مزاج پرسی کے لئے لاہور جانے کے لئے تیار ہوئے۔ آپ کا سامان کار میں رکھا گیا لیکن آپ پیر بھائیوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا چاہتے تھے حاجی محمد نواز نے عرض کی کہ بقول آپ کے کل کا دن سخت ہو گا اس لئے میں چلا جاتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا نہیں میں خود جاؤں گا حضور رحمۃ اللہ علیہ ساری رات جاگتے رہے اور اللہ بخش مرحوم آپ کی خدمت میں رہا آپ نے اللہ بخش کو آرام کرنے کے لئے فرمایا مگر اس نے عرض کی کہ آپ کے آرام فرمانے کے بعد آرام کروں گا آپ نے فرمایا پھر تو میرا ساتھی بننا پڑے گا۔ اللہ بخش مرحوم نے عرض کی انشاء اللہ' آپ نے فرمایا میرے ساتھ دوستی نبھاؤ گے۔ اس نے عرض کی جی ہاں۔ جب سحری کا وقت ہوا تو حضور نے اللہ بخش مرحوم کو ڈرائیور غلام حیدر کو بلانے کے لئے بھیجا غلام حیدر خدمت میں حاضر ہوا اور چائے پی بعد از اں حضرت صاحب نے دو دفعہ یہ فرمایا غلام حیدر گھر سے ہو کر آؤ لیکن غلام حیدر ڈرائیور نے عرض کی کہ ابھی آیا ہوں اب جانے کی ضرورت نہیں۔ اتنے میں سحری کا وقت ختم ہو گیا۔ آذان ہوئی خلاف معمول آپ نے ساڑھے چار بجے جلدی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد روضہ مبارک میں تشریف لے گئے اور کافی دیر کے بعد باہر تشریف لائے خاص مریدین میں سے حاجی محمد نواز اللہ بخش اور ڈرائیور غلام حیدر اور محمد اسلم کو ساتھ لے کر لاہور روانہ ہوئے مریدین نے بڑی حسرت سے آپ کو زندگی کے آخری سفر پر روانہ کیا۔ ہر آدمی چاہتا تھا کہ حضور کو کسی نہ کسی طریقہ سے لاہور جانے کا ارادہ تبدیل کرنے کے لئے عرض کی جائے مگر کسی کو جرات نہ ہو سکی۔ جب حضور کی کار سرگودھا فیصل آباد روڈ پر پل گیارہ کے قریب سرگودھا سے بارہ میل دور پہنچی تو مخالف سمت سے ایک ٹرک جھولتا ہوا بڑی تیزی سے آ رہا تھا روزنامہ مشرق کی تحقیق کے مطابق کار ڈرائیور غلام حیدر جو پچاس سال سے آپ کا ڈرائیور تھا کار چلا رہا تھا اس نے کار کو فٹ پاتھ پر اتار لیا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ٹرک سیدھا کار کی طرف آیا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ٹرک کا ڈرائیور اونگھ رہا تھا ٹرک پوری طاقت سے کار سے ٹکرا گیا زبردست دھما کہ ہوا اور ٹرک کار کو کافی پیچھے دھکیل لایا۔ نزدیک ہی کام کرنے والے مزدور بھاگ کر آئے اس وقت صبح کے ۶ بجکر ۴۵ منٹ ہوئے تھے جناب لطیف نامی شخص نے آپ کو زخمی حالت میں سہارا دیکر کار سے باہر نکالا۔ کار ڈرائیور غلام حیدر اپنے آقا کے قدموں میں نذرانہ جان پیش کر کے وہیں سرخرو ہوا۔ ایک دوسرا خادم درویش اللہ بخش جس کی چند روز بعد شادی ہونے والی تھی وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی جام شہادت نوش کیا ایسے جان نثار اور جان باز خدام کے لئے ہی حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

بنا کردند خوش رسمے بہ خون و خاک غلطیدن
دا رحمت کنداں عاشقاں پاک طینت را

خاک اور خون میں آلودہ ہو کر اچھی رسم نبھائی جنہوں نے' اللہ تعالیٰ ان پاک فطرت عاشقوں پر رحمت کرے۔
باقی دو ساتھی حاجی محمد نواز جو حضرت کا دیرینہ اور راز دار خادم ہے اس کا باز و کئی جگہ سے ٹوٹ گیا اور چوتھا ساتھی محمد اسلم بری طرح زخمی ہوا۔ حضرت قبلہ غریب نواز ڈرائیور کے ساتھ اگلی نشست پر تشریف فرما تھے۔ آپ کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی کی ہڈی کریک ہو گئی تھی' چہرہ مبارک اور جسم کے دوسرے حصے بالکل صحیح سلامت تھے۔ حضور ہوش میں تھے جبکہ دوسرے دو ساتھی محمد نواز اور محمد اسلم بے ہوش تھے۔ جب آپ کو کار سے نکال کر چار پائی پر لٹایا گیا تو ایک آدمی نے پانی پیش کیا آپ نے پینے سے انکار کر دیا۔ فرمایا مجھے روزہ ہے۔ حضور سمیت تمام زخمیوں کو ٹرک میں چار پائی پر لٹا کر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں لایا گیا اور طبی امداد پہنچائی گئی جہاں ڈپٹی کمشنر سرگودھا صدر پاکستان کے حکم سے فوراً عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ نے ڈپٹی کمشنر اور صدر پاکستان کا شکریہ ادا کیا ماہر ڈاکٹر فوراً ہی آپ کے علاج معالجہ میں مصروف ہو گئے اور تھوڑے سے وقت میں یہ خبر سارے شہر اور ملک بھر میں پھیل گئی ملک کے کونے کونے سے لوگ عیادت کے لئے حاضر ہونے لگے۔ مساجد میں آپ کی درازی عمر کے لئے دعائیں مانگی گئیں لیکن آپ کی طبیعت تسلی بخش نہ ہو سکی۔ دو روز تک آپ ڈسٹرکٹ ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج رہے' سترہ رمضان المبارک کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی پیش کش اور معالجین کے مشورہ پر آپ کو سی ایم ایچ لاہور منتقل کیا گیا۔ بروز سوموار ساڑھے نو بجے آپ لاہور پہنچائے گئے۔ ہسپتال کا عملہ ملٹری سیکرٹری کی ہدایت پر وہاں حاضر تھا آدھ گھنٹہ کے قلیل عرصہ میں عملہ نے آپ کے جسم مبارک کی مکمل اڈجسٹمنٹ کی۔ سوا دس بجے آپ سانس روکنے لگے انہوں نے حضرت کو مصنوعی طریقہ سے آکسیجن مہیا کی مگر بے سود' مزید آکسیجن مہیا کرنے کے لئے آپ کو اپریشن تھیٹر میں لے جایا جا رہا تھا جہاں آپ کا آپریشن ہونا تھا تا کہ سینے میں جمے ہوئے خون کو باہر نکالا جائے مگر گیلری ہی میں 20 جولائی 1981ء دس بجکر چالیس منٹ پر تاجدار شریعت و طریقت کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات پر ملک کے طول و عرض میں صف ماتم بچھ گئی۔

امت مسلمہ اپنے اس قائد کی یاد کو ہمیشہ سینوں سے لگائے رکھے گی جس نے ہر مشکل مرحلہ پر بڑی جرأت کے ساتھ اس کی رہنمائی فرمائی۔ حلقہ مریدین اپنے شیخ کے نورانی چہرہ کی زیارت کے لئے تڑپتے ہی رہیں گے۔ طالب علموں کے ساتھ محبت کرنے والے علماء کی قدر و منزلت کو پہچاننے والے اہل بیت نبوت علیہم الرضوان کے ادب و احترام کا حق ادا کرنے والے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ناموس کا پاسبان اور شمع جمال محمدی ﷺ کا ایسا دلسوختہ پروانہ اور ذکر الٰہی سے ایک لحہ کے لئے بھی غافل نہ ہونے والا اہل دل کی آنکھوں کا نور اہل خرد کا پیشوا اور کاروان عشق و مستی کا قافلہ سالار شیخ الاسلام والمسلمین حضرت خواجہ محمد قمر الدین بظاہر ہماری آنکھوں سے نہاں ہو گئے ہیں لیکن ان کی عقیدت و محبت کے چراغ ہمیشہ جگمگاتے رہیں گے۔

نماز جنازہ

آپ کی پہلی نماز جنازہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ تونسہ شریف میں حضرت خواجہ معین الدین صاحب نے پڑھائی جس میں پچاس ہزار افراد نے شرکت فرمائی۔ دوسری نماز جنازہ کنڈی کفری شریف کے سجادہ نشین حضرت عزیز احمد صاحب نے پڑھائی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ آپ کا قل شریف تیسرے دن سیال شریف میں ہوا جس میں ہزاروں عقیدت مندوں کے علاوہ دیوان صاحب پاک پتن شریف نے بھی شرکت فرمائی۔ قل شریف کے دوران دیوان صاحب نے اپنے دست مبارک سے آپ کے فرزند اکبر حضرت خواجہ پیر محمد حمید الدین صاحب کی دستار بندی فرمائی۔

اولاد: آپ کے تین بیٹے ہیں۔ فرزند اکبر موجودہ سجادہ نشین الحاج حافظ محمد حمید الدین صاحب' فرزند ثانی حافظ خواجہ مجد الدین صاحب ہیں۔ فرزند اصغر حافظ حضرت نصیر الدین صاحب ہیں۔ اللہ رب العزت ان صاحبزادگان کو عمر دراز عطا فرمائے۔ آپ کا مزار مبارک پہلے روضہ شریف سے باہر بنانے لگے' کھدائی شروع ہو گئی تھی لیکن حضرت خواجہ محمد حمید الدین صاحب نے مزار شریف روضہ کے اندر بنانے کی ہدایت فرمائی۔ آپ کو آپ کے والد خواجہ محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ و یٰسین ﷺ (زماں)

انگلیاں میری ہیں اور ان میں قلم ہے تیرا　　　ہاتھ میرا ہے مگر اس پر کرم ہے تیرا

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی (ایم اے اسلامیات)

کی عالمانہ' عارفانہ' عاشقانہ' چند تحریریں

وسیلہ محبوب ﷺ	گریہ محبوب ﷺ
بزم محبوب ﷺ	عشق خیرالوری ﷺ
اطاعت محبوب ﷺ	جنت کے مالک
شان غوث اعظم رضی اللہ عنہ	راحت دو جہاں ﷺ
لفظ ولی کا معنیٰ و مفہوم	قلب سلیم
عقیدت کے پھول	آئینہ جمال کبریاء ﷺ
بنا کے مصور نے توڑا قلم	محبت اور علامات محبت
آداب محبت	صحابہ رضی اللہ عنہم کے عقائد
اسلاف کا جذبہ ایثار	اسلاف کا عشق
اسلاف کا اخلاق	اسلاف کا شوق علم
حقیقت عظمت	حقیقت عشق

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوریٰ ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریا ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	وبالوالدین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	عطائے محبوب ﷺ	☆	آمد محبوب ﷺ
☆	تبسم محبوب ﷺ	☆	رفعت محبوب ﷺ
☆	آداب محبوب ﷺ	☆	عشق صدیق رضی اللہ عنہ
☆	کلام محبوب ﷺ	☆	عشق بلال رضی اللہ عنہ
☆	اخلاق محبوب ﷺ	☆	عشق اویس رضی اللہ عنہ
☆	یاد محبوب ﷺ	☆	عشق جامی رحمۃ اللہ علیہ
☆	محبوب کائنات ﷺ	☆	عشق رومی رحمۃ اللہ علیہ
☆	گیسوئے محبوب ﷺ	☆	میرا محبوب ﷺ کتنا حسین ہے
☆	در محبوب ﷺ	☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام عشق
☆	کمالات محبوب ﷺ	☆	افتئو منون ببعض الکتاب
☆	حیات محبوب ﷺ	☆	علم ابن الکتاب عشق ام الکتاب
☆	صورت محبوب ﷺ	☆	بکھری زلفیں پریشان چہرہ
☆	سیرت محبوب ﷺ	☆	فان امنوا بمثل ما امنتم به
☆	فرمان محبوب ﷺ	☆	مالک دو جہاں ﷺ
☆	معجزات محبوب ﷺ	☆	تعلیمات محبوب ﷺ
☆	بزم محبوب ﷺ	☆	فرمودات محبوب ﷺ
☆	محب اور محبوب ﷺ	☆	معجزات انبیاء وکرامات اولیاء
☆	عکس حسن محبوب ﷺ	☆	در قرآن نعت محبوب ﷺ
☆	تعظیم وتوقیر محبوب ﷺ	☆	شادی کی شرعی حیثیت
☆	اوصاف محبوب ﷺ	☆	پردہ کی شرعی حیثیت
☆	ذکر محبوب ﷺ	☆	ایصال وثواب کی شرعی حیثیت

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لو گر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکوں ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المومنون اخوہ
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	☆	مقالات عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	مقالات صورت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	نسبت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	ساوات محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
☆	روح ایماں صلی اللہ علیہ وسلم	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہو گئی
☆	افضل الخلق صلی اللہ علیہ وسلم		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق صلی اللہ علیہ وسلم	☆	کھچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق صلی اللہ علیہ وسلم		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور صلی اللہ علیہ وسلم	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب صلی اللہ علیہ وسلم		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

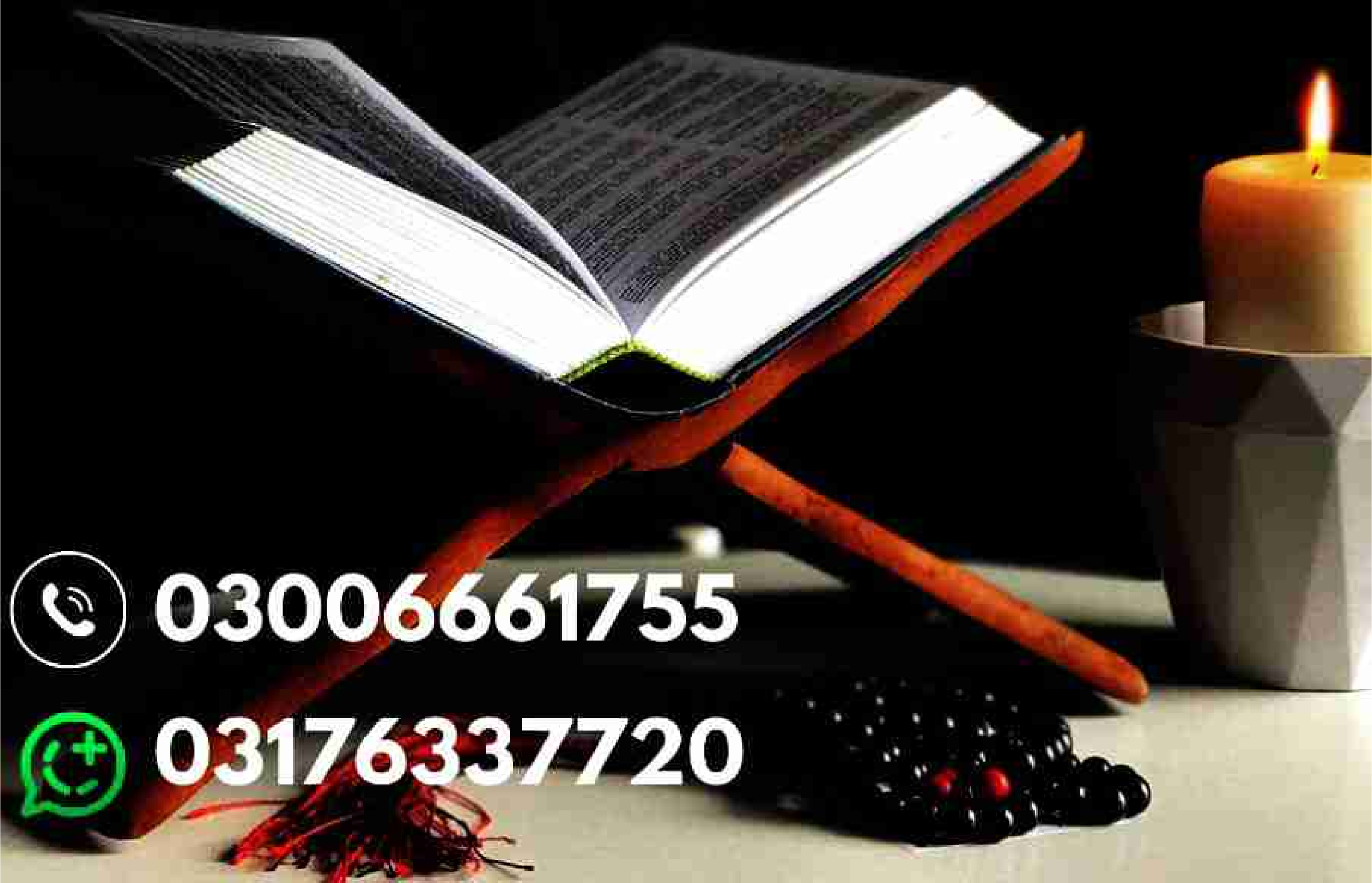
☆	بیان عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لومیرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارجِ اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن

فیضان پیر سیال لجپال

جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث

آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک

آسان عام فہم خواہش مند طالبات کے لیے سنہری موقع



03006661755

03176337720


فیضان پیر سیال لجپال
جامعہ شیخ الاسلام تعلیم القرآن و الحدیث
آن-لائن کلاس ترجمہ، تفسیر، حدیث پاک
آسان عام فہم خواہش مند طلباء کے لیے سنہری موقع
03006661755

فیضان پیر سیال لجپال

**یہاں پر ہر قسم کی بیماری، ہر کام،
مردوں عورتوں کے پوشیدہ امراض،
آسیب جادو ٹونہ، اولاد کا نہ ہونا، شادی
میں رکاوٹ، کاروباری بندش ہر کام
قرآنی عملیات و تعویذات و اسلامی
طبی اصولوں کے عین مطابق کیا جاتا ہے**

مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ جی ٹی ایس اڈ
فیصل آباد

اوقات ملاقات

عصر تا عشاء فون پر وقت لے کر تشریف لائیں

03006661755

03176337720